عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ
مئی 2006ء

جلد ۳۹/۱۰
شمارہ ۴

سانحہ نشتر پارک...... ذمہ دار کون؟

عام مومنین کیلئے استغفار

بائیبل کے متعلق چند حقائق

محاذ ختم نبوت..... ایمان افروز واقعات

لاہوری مرزائیوں کے متعلق سوالات کے جوابات

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: mahanamalolaak@yahoo.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۴ .... جلد ۱۰/۳۹

بیادِ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

سرپرستی: خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود — مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان — مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

سانحہ نشتر پارک	جناب صاحبزادہ طارق محمود	3
سیکرٹری تعلیم سندھ سے التماس	ادارہ	5
برلن میں قادیانی عبادت گاہ کے خلاف مظاہرہ	ادارہ	5

مقالات ومضامین!

عظمت کے مینار	حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ	6
عام مومنین کے لئے استغفار	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ	9
شہید بالاکوٹ کا مسلک دینی	ادارہ	15

ردقادیانیت!

حقیقت ختم نبوت	حضرت مولانا محمد امین اوکاڑی	16
لاہوری مرزائیوں کے متعلق سوالات کے جوابا	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	21
چند ایمان افروز واقعات	حضرت مولانا نثار احمد	24
بائبل کے متعلق چند حقائق	جناب خالد مبین	28

متفرقات!

حضرت مولانا عبدالروفؒ	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ	37
ماہ مئی کے چند اہم اہم واقعات	حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	40
حضرت مولانا غلام سرور کا سانحہ ارتحال	ادارہ	41
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	42

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

سانحہ نشتر پارک!

12 ربیع الاول کے مقدس دن نشتر پارک کراچی میں دہشت گردی کے دلخراش سانحہ نے پورے ملک کو سوگوار بنادیا۔ اہل وطن ایک بار پھر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوئے۔ ملک کے دینی اور سیاسی رہنماؤں کے علاوہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس سانحہ پر شدید غم وغصہ اور رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ دہشت گردی کے حالیہ واقعہ پر شدت کے ساتھ ردعمل دیکھنے میں آیا۔ مختلف چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ نشتر پارک میں طاقتور بم دھماکہ کے نتیجہ میں سنی تحریک کے مرکزی قائدین کے علاوہ 75 کے لگ بھگ افراد لقمہ اجل بن گئے۔ سینکڑوں افراد زخمی ہوئے۔ چند منٹوں میں جگمگاتا شبستان اور معطر ومعنبر گلستان ویران ہوکر موت کی وادی میں اتر گیا۔ صرف ایک روز قبل فیضان مدینہ کراچی میں عورتوں کے مذہبی اجتماع کے خاتمہ پر بھگدڑ میں 35 خواتین اور معصوم بچے جاں بحق ہوئے۔ جبکہ بے شمار خواتین اور بچے شدید زخمی ہوئے۔ نشتر پارک کے سانحہ کے تناظر میں فیضان مدینہ میں ہونے والا افسوسناک واقعہ بھی دہشت گردی کی کڑی محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں اجتماعات میں ایک مخصوص تنظیم کو ہی نشانہ بنایا گیا ہے۔

نشتر پارک کراچی کا سانحہ کئی پہلوؤں سے افسوس ناک قرار دیا جاسکتا ہے۔ دہشت گردوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے محسن انسانیت ﷺ کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر ایک ایسے روحانی ونورانی اجتماع کو نشانہ بنایا جو محض پیغمبر اسلام ﷺ کے پاکیزہ ذکر کے لئے منعقد ہو رہا تھا۔ دہشت گردوں نے اس عظیم الشان دن کے تقدس کا خیال بھی نہ کیا۔ خاک وخون کی ہولی کھیلنے کے لئے اس وقت کا انتخاب کیا جب بندگان خدا اپنے پروردگار عالم کی حضوری میں محو عبادت تھے۔

اس سانحہ کا تیسرا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ دہشت گردوں نے بطور خاص سنی تحریک کے مرکزی رہنماؤں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ سانحہ کی سفاکی اور بربریت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ دہشت گردوں کا اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس سے کوئی تعلق محسوس نہیں ہوتا۔ کوئی گنہگار سے گنہگار اور ادنیٰ درجے کا مسلمان اس سنگینی کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ کلمہ گو نہتے اور بے گناہ مسلمانوں کو خاک وخون میں اس وقت تڑپا دیا جائے جب وہ عجز وانکساری کے عالم میں اپنے مالک حقیقی سے لو لگائے کھڑے ہوں۔

سانحہ نشتر پارک کا چوتھا افسوس ناک پہلو قطعی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ یہ واقعہ ہائی الرٹ سیکورٹی کے باوجود رونما ہو گیا۔ حکومت کے اس موقف سے اسے بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ خودکش حملہ تھا۔ سوچنے والی بات ہے کہ

پندرہ کلو بارود کس طرح استعمال ہوا۔ جبکہ اسٹیج اور سامعین کے درمیان فاصلہ کی خلیج بھی موجود تھی۔ اگر یہ بم طاقتور اور وزنی تھا تو اسٹیج کے نیچے کس طرح پہنچایا گیا۔ بم دھماکہ کی تفصیلات کے مطابق کہیں گڑھا پڑنے کا نام ونشان نہیں۔ تمام تر سیکورٹی انتظامات کے بعد کیا دہشت گردی کے سنگین واقعہ کا رونما ہونا حکومت سندھ اور کراچی انتظامیہ کی نالائقی کا منہ بولتا ثبوت نہیں؟۔

ناموس رسالت کے حوالے سے کراچی' لاہور' پشاور' کوئٹہ اور فیصل آباد کے علاوہ دیگر شہروں میں احتجاجی ریلیاں منعقد ہوئیں۔ کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ریلی میں پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ یہ تاریخی ریلی انتہائی پرامن رہی۔ کوئی معمولی سا ناخوشگوار واقعہ بھی رونما نہیں ہوا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ممکنہ حکومتی حفاظتی اقدامات کے باوجود سنی تحریک کے دینی اجتماع کو دہشت گردی کا نشانہ کیونکر بنایا گیا؟۔

اخباری اطلاعات اور تجزیہ نگاروں کی پیشین گوئیوں کے مطابق امریکہ ایران پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم نے ہر امریکی حکم کی تعمیل میں مکمل وفاداری اور تابعداری کا ثبوت دیا ہے۔ افغانستان کی تباہی وبربادی اور طالبان کے بساط لپیٹنے میں ہم نے فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا ہے۔ صدر بش کے دورہ بھارت کے بعد قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ جنرل پرویز مشرف یوٹرن لے چکے ہیں۔ بھارت کو جس طرح نوازا گیا ہماری خدمات کو نظر انداز کرکے جس سرد مہری کا مظاہرہ کیا گیا اس کا تقاضا بھی یہی تھا کہ ہم بھی کروٹ بدلتے۔ جنرل پرویز مشرف حکومت کی طرف سے واضح اعلان آچکا ہے کہ ایران پر امریکی حملہ کی صورت میں امریکی حمایت یا عملی تعاون نہیں کیا جائے گا۔ جنرل پرویز کا یہ اعلان قوم کی امنگوں اور خواہشات کے عین مطابق ہے۔ امریکی ایجنڈے پر عمل درآمد کی سابقہ پالیسیوں سے اختلاف کے باوجود ان کے حالیہ اعلان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ ایران پر امریکی حملہ پاکستان کی وحدت، سالمیت اور دفاع کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ امریکہ ماضی کی طرح ایران پر بھی یلغار کی صورت میں ہمیں آلہ کار بنانا چاہتا ہے۔ اس کی توقعات پر پورا نہ اترنے کی صورت میں ہمیں کچھ نہ کچھ سزا دینے کی کوشش تو کی جائے گی۔

نشتر پارک کا بم دھماکہ بدلتے بین الاقوامی حالات اور علاقہ کی سنگین صورت حال کی ایک کڑی محسوس ہوتا ہے۔ دہشت گردی کے ایسے المناک واقعات اس وقت رونما نہیں ہوسکتے جب تک اپنے ہاتھ استعمال نہ ہوں۔ نشتر پارک کے واقعہ کے بعد حکومت کو مزید چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ ایک بڑی طاقت ہمیں اندر پریشر کرکے اپنی بات منوانا چاہتی ہے۔ ہمیں دشمن کی چال کو سمجھنا ہوگا۔ آنے والے حالات میں پاکستان کی وحدت' سلامتی اور بقاء کی خاطر قومی یکجہتی کو فروغ اور اتحاد واتفاق کی فضا کو سازگار بنانا ہوگا۔ دہشت گرد باہر سے درآمد نہیں ہوتے۔ اندر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ ایسے سانحات کے بعد احتجاج کے لئے بھی پرامن راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ روز روز کی ہڑتالیں اور احتجاجی مظاہرے ملکی معیشت کے لئے خطرہ ہیں۔ حکومت کو پیش بندی کے طور پر بہتر حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔ سیکورٹی انتظامات کو موثر بنانے کے لئے تمام صوبائی حکومتوں کو سختی سے عمل درآمد کرنے کا پابند بنایا جائے۔ ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے ایسے اقدامات انتہائی ناگزیر ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سندھ سے التماس!

سیکرٹری تعلیم سندھ سے گزارش ہے کہ شہر کنری حساس ترین اور مذہبی شہر ہے۔ جس میں زیادہ تر علماء اور دینی مدارس ہیں۔ اس علاقہ میں قادیانی بھی رہتے ہیں۔ تعلیم کے پیشے سے وابستہ ایک عورت نور فاطمہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن ایلمنٹری تعلقہ کنری جو کہ ایک متعصب قادیانی عورت ہے۔ غریب اور دیہاتی بچیوں کو اور سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے کام میں مصروف عمل ہے۔ جس کی شکایات بالا افسران اور ملک کے پریزیڈنٹ آف پاکستان کو تحریری طور پر یا بذریعہ فیکس شکایات ارسال کی ہیں۔ مگر کسی بھی شکایات پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ ہم نے مجبوراً کنری کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا اور ہم نے ٹیچر ایسوسی ایشن کے صدور اور پ ٹ الف تعلقہ کنری ضلع عمر کوٹ کے صدور کو مدعو کیا۔ جنہوں نے نمائندہ اجلاس میں یہ کہا کہ واقعتاً نور فاطمہ قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہے۔ وہ مسلمان ٹیچرز دور دراز علاقوں میں بھیجتی ہے۔ جبکہ قادیانی ٹیچروں کو سہولیات فراہم کرتی ہے۔ لہٰذا ہماری افسران بالا سے گزارش ہے کہ اس متعصب ختم نبوت کی منکر مرزائی نور فاطمہ کو تعلیم کے مقدس پیشے سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی آئین پاکستان کے تحت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

برلن میں قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر کے خلاف جرمن شہریوں کا احتجاج!

جرمنی کے شہر برلن کے مشرقی علاقے میں اس وقت عوامی بحث جھگڑے میں بدل گئی جب انہیں علاقہ کے چیئرمین یہ سمجھا رہے تھے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ سے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ جس پر علاقے کے لوگوں نے شدید احتجاج کیا۔ اردو سروس جرمنی کے مطابق لوگوں نے بزور بازو عبادت گاہ کی تعمیر روکنے کی دھمکی دی۔ برلن کے شمالی علاقے میں قادیانی جماعت اپنی عبادت گاہ بنانا چاہتی ہے جس کے لئے انہوں نے ایک ملین یورو کا تخمینہ لگایا ہے۔ جہاں یہ عبادت گاہ بنائی جائے گی وہ برلن کی بڑی شاہراہ کے قریب اور شہر میں داخلے کے شروع میں پڑتی ہے۔ وائس آف جرمنی اردو سروس نے ایک احتجاجی مراسلے کے حوالے سے کہا ہے کہ جب کوئی سیاح ہمارے شہر میں داخل ہوگا تو سب سے پہلے اس کی نظر اس عبادت گاہ پر پڑے گی تو یہ ہمارے لئے نامناسب بات ہوگی۔ احتجاج کرنے والوں نے کہا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ بننے سے علاقہ میں فساد ہوں گے اور علاقہ غیر محفوظ ہو جائے گا۔ علاقے کے چیئرمین نے لوگوں کو ایک ہال میں مدعو کیا تھا۔ تاکہ انہیں بتایا جائے کہ ان کے نزدیک ایک عبادت گاہ تعمیر کی جارہی ہے۔ تاہم چیئرمین کی دعوت پر آنے والے تقریباً پندرہ سو افراد نے شدید ہنگامہ کر دیا اور نامنظور نامنظور عبادت گاہ نامنظور کے نعرے لگائے۔ علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں عبادت گاہ تعمیر کرنے کی قطعی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جبکہ کچھ افراد نے متعلقہ دفتر میں دھمکیاں بھی دی ہیں۔ قادیانیوں نے کہا ہے کہ ہم پرامن لوگ ہیں۔ کبھی بھی کسی ہنگامے میں حصہ نہیں لیتے۔ علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ ہرگز ہرگز تعمیر نہیں ہونے دی جائے گی۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان 15 اپریل 2006)

عظمت کے مینار!

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

❁ ...... حضرت عیسیٰ بن یونسؒ مشہور محدثین میں سے ہیں۔ صحاح ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام اوزاعیؒ جیسے حضرات ان کے استاذ ہیں۔ اور حضرت اسحاق بن راھویہؒ جیسے حضرات ان کے شاگرد۔ ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے والد یونسؒ بھی ان کے شاگرد تھے۔ ان کا ایک واقعہ حضرت ملا علی قاریؒ نقل فرماتے ہیں کہ: ''جب ہارون رشیدؒ حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ آئے تو حضرت امام ابو یوسفؒ کو حکم دیا کہ وہ شہر کے مشہور محدثین کو ملاقات کے لئے اس کے پاس لے کر آئیں۔ حضرت امام ابو یوسفؒ نے تمام محدثین کے پاس پیغام بھیجا تو مکہ مکرمہ کے تمام محدثین جمع ہو گئے۔ مگر حضرت عبداللہ بن ادریسؒ اور حضرت عیسیٰ بن یونسؒ تشریف نہ لائے۔ ہارون رشیدؒ کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے اپنے دونوں صاحبزادوں امین اور مامون کو حضرت عیسیٰ بن یونسؒ کے پاس بھیجا کہ ان سے احادیث پڑھ کر آئیں۔ جب یہ دونوں ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے خوشی سے حدیث پڑھا کر انہیں واپس بھیج دیا۔ ہارون رشیدؒ نے اس کے صلہ میں حضرت عیسیٰ بن یونسؒ کے پاس دس ہزار درہم روانہ کئے۔ مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ہارون رشیدؒ سمجھے کہ انہوں نے دس ہزار درہم کو کم سمجھ کر رد کیا ہے۔ اس لئے اس نے دوبارہ دوگنی رقم بھیج دی۔ جب یہ رقم حضرت عیسیٰ بن یونسؒ کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا کہ: ''اگر کوئی مجھے حدیث کے معاوضے میں اس مسجد کی چھت تک سونے سے بھر کر پیش کرے۔ تب بھی میں اسے قبول نہ کروں گا۔ چنانچہ ہارون رشیدؒ نے پھر رقم قبول کرنے پر اصرار نہ کیا۔'' انہی حضرت عیسیٰ بن یونسؒ کی عادت تھی کہ وہ ایک سال حج کرتے تھے اور ایک سال جہاد۔ لہذا انہوں نے اپنی عمر میں ۴۵ حج کئے اور ۴۵ جہاد۔

❁ ...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقع پر میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ام سلیمؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے پائنچے چڑھائے ہوئے تھے۔ وہ اپنی پشت پر پانی کے مشکیزے بھر بھر کر لاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔ جب مشکیزے خالی ہو جاتے تو پھر لوٹتیں اور تازہ پانی بھر کر لاتیں۔ (اس وقت تک پردے کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے)

❁ ...... غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی اسی پاکباز بیوی کو دیکھا کہ ایک خنجر لئے کھڑی ہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ نے پوچھا کہ ''ام سلیمؓ یہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ: ''یہ خنجر ہے اور میں نے اس لئے تھام رکھا ہے کہ کسی مشرک نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں یہ خنجر اس کے پیٹ میں اتار دوں گی۔'' حضرت ابوطلحہؓ نے خوش ہو کر آنحضرت ﷺ سے ان کے مجاہدانہ عزم کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''ام سلیمؓ! (اب تمہیں اس کی ضرورت نہیں

ہوگی) اللہ کافی ہوگیا ہے۔‘‘

❁ ...... یہی حضرت ام سلیمؓ ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے صاحبزادے بیمار ہوگئے۔ حضرت ابوطلحہؓ انہیں بیمار چھوڑ کر کام پر چلے گئے۔ اسی دوران میں صاحبزادے کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے ان پر کپڑا ڈالا اور جس کوٹھڑی میں انتقال ہوا تھا۔ نعش اسی میں رہنے دی اور آ کر حضرت ابوطلحہؓ کے لئے کھانا تیار کرنے لگیں۔ حضرت ابوطلحہؓ روزے سے تھے اور حضرت ام سلیمؓ نے یہ پسند نہ کیا کہ افطار وغیرہ سے پہلے انہیں اس جانکاہ غم میں مبتلا کریں۔ حضرت ابوطلحہؓ شام کے وقت گھر آئے۔ بچے کا حال پوچھا اور اسے دیکھنے کے لئے کوٹھڑی میں جانے لگے۔ لیکن حضرت ام سلیمؓ نے کہا کہ: ’’وہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔‘‘ حضرت ابوطلحہؓ لوٹ آئے اور مطمئن ہوکر افطاری کرنے لگے۔ حضرت ام سلیمؓ نے اپنے شوہر کے استقبال کے لئے حسب معمول سنگھار بھی کیا اور گھر کی فضا پر حادثے کا معمولی اثر بھی نہ ہونے دیا۔ رات حسب معمول ہنستے کھیلتے گزری تہجد کے وقت حضرت ام سلیمؓ نے حضرت ابوطلحہ سے کہا کہ: ’’ابوطلحہؓ! فلاں قبیلے کے لوگ عجیب ہیں۔ انہوں نے اپنے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریتاً مانگی۔ پڑوسیوں نے دے دی۔ مگر یہ اسے اپنی سمجھ کر بیٹھ گئے۔ اب وہ اپنی چیز مانگتے ہیں تو یہ ان پر خفا ہوتے ہیں۔‘‘ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا کہ: ’’انہوں نے بڑا برا کیا۔ یہ تو انصاف کے صریح خلاف ہے۔‘‘ اس پر حضرت ام سلیمؓ بولیں کہ: ’’آپ کا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ نے عاریتاً آپ کو دیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو واپس بلالیا ہے۔ وہی اس کا مالک تھا۔ ہمیں صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔‘‘ حضرت ابوطلحہؓ یہ سن کر حیران رہ گئے اور جا کر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ حضرت ام سلیمؓ نے میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ: ’’اے ابوطلحہؓ! اللہ رب العزت نے تمہاری گزشتہ رات میں تم پر بڑی برکتیں نازل کی ہیں۔‘‘

❁ ...... حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں ان کے معروف شاگرد حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پاس بیس ہزار سے زائد درہم آ گئے۔ لیکن جس مجلس میں وہ آئے تھے آپ وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک پورے کے پورے خرچ نہ کر دیئے۔ جب کچھ باقی نہ رہا تو اتفاق سے ایک سائل اور آ گیا۔ آپ کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ تھا تو جن لوگوں کو پہلے دے چکے تھے۔ ان سے قرض لے کر اسے دیا۔ ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے تو گھر والوں نے آپ کے لئے کچھ انگور منگوا دیئے۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا اور اس نے انگوروں ہی کا سوال کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے حکم دیا کہ وہ انگور اسی کو دے دیئے جائیں۔ گھر والوں نے بہت کہا کہ ہم اسے کچھ اور دے دیتے ہیں۔ لیکن حضرت ابن عمرؓ مصر رہے۔ یہاں تک کہ گھر والوں نے انگور اس سائل کو دیئے اور بعد میں اسی سے خرید کر آپ کے سامنے پیش کئے۔ ساری عمر آپ کا یہی معمول رہا کہ کبھی تنہا کھانا نہیں کھایا۔ ہمیشہ کھانے کے وقت کچھ نادار افراد کو بلا کر ان کو کھانے میں شریک کرتے تھے۔ ایک مرتبہ گھر والوں نے یہ تدبیر کی کہ قریب کے نادار افراد کو پہلے سے کھانا کھلا دیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت ابن عمرؓ انہیں بلائیں تو ان سے عذر کر دیجئے۔ چنانچہ آپ نے جب حسب معمول کھانے کے وقت انہیں دعوت دی تو انہوں نے عذر کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے گھر آ کر کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس رات کھانا ہی نہ کھایا۔ ایک

مرتبہ ایک شخص آپ کے لئے ایک جوارش تحفے میں لایا اور کہا کہ اس سے کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: مجھ پر بعض اوقات پورا پورا مہینہ اس حالت میں گزر جاتا ہے کہ پیٹ نہیں بھرتا میں یہ جوارش لے کر کیا کروں گا؟۔

❀...... حضرت امام ابوزرعہؒ مشہور جلیل القدر محدث ہیں۔ وہ تیسری صدی ہجری میں پہلے شام اور پھر مصر کے قاضی بھی رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے شافعی عالم ہیں۔ جن کو قضاء کا منصب تفویض کیا گیا اور شام میں انہیں کے ذریعے شافعی مسلک کی نشرواشاعت ہوئی۔ وہ اتنے رقیق القلب تھے کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص پر میری اتنی رقم واجب ہے۔ انہوں نے مدعا علیہ کو بلا کر پوچھا تو اس نے اقرار کرلیا۔ آپ نے مدعی کے حق میں فیصلہ صادر کرتے ہوئے مدعا علیہ کو حکم دیا کہ مدعی کی رقم ادا کردو۔ اس پر مدعا علیہ کی آنکھ میں آنسو آ گئے۔ حضرت امام ابوزرعہؒ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں جھوٹ تو بول نہیں سکتا تھا۔ اس لئے اقرار کے لئے مجبور تھا۔ لیکن میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ میں قرض ادا کرسکوں۔ لہٰذا آپ مجھے جیل بھیج دیجئے۔ حضرت امام ابوزرعہؒ نے یہ سن کر مدعی کو بلایا اور قرض کی رقم اپنے پاس سے اس کو ادا کی اور مدعا علیہ کو چھوڑ دیا۔ اس واقعے کی شہرت ہوئی تو لوگوں نے یہ وطیرہ بنالیا کہ وہ اپنے خلاف قرض کا اقرار کرتے اور جب ادائیگی کا حکم سنتے تو اپنی مفلسی کا عذر پیش کر کے رو پڑتے۔ اور قید خانے میں جانے پر آمادگی ظاہر کردیتے۔ لیکن یہ جاننے کے باوجود کہ بعض لوگ حیلہ کرنے لگے ہیں۔ حضرت امام ابوزرعہؒ نے اپنا طریقہ نہیں بدلا اور آخر تک یہی معمول رہا کہ ایسی صورت میں رقم اپنی جیب سے ادا کر کے مدعا علیہ کو قید سے بچا لیتے تھے۔

(تصنیف ”تراشے“ سے ماخوذ)

چناب نگر میں قادیانی کا قبول اسلام

محمد داؤد ولد میاں محمود احمد قوم ارائیں سکنہ 165 سی گلی نمبر 8 دارالفتوح غربی چناب نگر ضلع جھنگ نے جناب صاحبزادہ طارق محمود کے روبرو قادیانی مذہب سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے۔ محمد داؤد نے گواہان کی موجودگی میں حلفاً بیان کیا کہ وہ قادیانی مذہب اور بانی جماعت قادیانیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے تمام دعاوی نبی، ظلی نبی، امتی نبی، مسیح موعود میں جھوٹا، کافر، کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ کہ ربوہ گروپ لاہوری گروپ کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہر شخص کو کافر سمجھتا ہوں۔ محمد داؤد کا سابقہ نام داؤد احمد تھا۔ آئندہ انہیں محمد داؤد کے نام سے پکارا جائے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اگر قادیانی جماعت کی طرف سے کوئی جانی ومالی نقصان پہنچایا گیا تو اس کی ذمہ داری قادیانی قیادت پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ محمد داؤد کو دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

عام مومنین کے لئے استغفار!

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے لئے اور عام مومنین و مومنات کے لئے استغفار یعنی اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی استدعا کیا کریں۔ واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات! یہی حکم ہم امتیوں کے لئے بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی بڑی ترغیب دی اور بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس سلسلے کی دو حدیثیں ذیل میں پڑھیے:

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ عام ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے گا۔ اس کے لئے ہر مومن مرد عورت کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔''

کسی صاحب ایمان بندے یا بندی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کی دعا کرنا۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ بہت بڑا احسان اور اس کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اس لئے جب کسی بندہ نے عام اہل ایمان (مومنین ومومنات) کے لئے استغفار کیا اور ان کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا کی تو فی الحقیقت اس نے اولین و آخرین زندہ اور مردہ سب ہی اہل ایمان کی خدمت اور ان کے ساتھ نیکی کی۔ اس لئے ہر ایک کے حساب میں اس کی یہ نیکی لکھی جائے گی۔ سبحان اللہ!

ہمارے لئے لاتعداد نیکیوں کے کمانے کا کیا راستہ کھولا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ جمیع مومنین ومومنات کے لئے دعائے مغفرت کے بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نقل کئے گئے ہیں کہ:

''رب اغفرلي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب'' ﴿اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور تمام ہی ایمان والوں کی مغفرت فرمادے قیامت کے دن۔﴾

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ عام مومنین ومومنات کے لئے ہر روز 27 دفعہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔ (معجم کبیر طبرانی)

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت ہی محبوب ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت و خیر خواہی اور ان کو نفع پہنچانے کی

کوشش کی جائے۔ایک حدیث میں ہے۔سب مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔اس لئے لوگوں میں اللہ کو زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو اس کی مخلوق کو زیادہ نفع پہنچائیں۔

پھر جس طرح مخلوق کے لئے کھانے، کپڑے کے قسم کی زندگی کی ضروریات فراہم کرنا اور ان کو راحت وآرام پہنچانا وغیرہ۔اس دنیا میں ان کی خدمت اور نفع رسانی کی صورتیں ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ سے بندوں کے لئے مغفرت اور بخشش کی دعا کرنا بھی اخروی زندگی کے لحاظ سے ان کی بہت بڑی خدمت اور ان کے ساتھ بہت بڑی نیکی ہے اور اس کی قدروقیمت آخرت میں اس وقت معلوم ہوگی۔جب یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ کسی کے استغفار نے کسی کو کیا دلوایا اور کتنا نفع پہنچایا۔پس جو مخلص بندے اخلاص اور دل کی گہرائی سے ایمان والے بندوں اور بندیوں کے لئے مغفرت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں اور دن رات میں بار بار کرتے ہیں۔(جس کا کورس اس حدیث میں 27 بتایا گیا ہے۔)وہ تمام مومنین ومومنات کے خاص الخاص محسن اور گویا آخرت کے لحاظ سے ’’اصحاب خدمت‘‘ ہیں اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ایسے مقرب اور مقبول ہوجاتے ہیں کہ ان کی دعائیں سنی جاتی ہیں اور ان کی اور ان کی دعاؤں کی برکت سے دنیا والوں کو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے۔

لیکن یہ بات یہاں قابل لحاظ ہے کہ اس دنیا میں تو ہر انسان بلکہ جاندار کی خدمت اور اس کو ضروری درجہ کا آرام پہنچانے کی کوشش نیکی اور کارثواب ہے۔حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ:’’فی کل ذات کبد رطب صدقۃ‘‘لیکن اللہ رب العزت سے مغفرت اور جنت کی دعا صرف اہل ایمان ہی کے لئے کی جاسکتی ہے۔کفر وشرک والے جب تک اس سے توبہ نہ کریں مغفرت اور جنت کے قابل نہیں ہیں۔اس لئے ان کے واسطے مغفرت اور جنت کی دعا بھی نہیں کی جاسکتی۔ہاں ان کے واسطے ہدایت اور توبہ کی توفیق کی دعا کرنی چاہئے۔جس کے بعد ان کے لئے مغفرت اور جنت کا دروازہ کھل سکے۔ان کے حق میں یہی دعا کرنا ان کے ساتھ بہت بڑی نیکی اور خیرخواہی ہے۔

توبہ واستغفار سے اللہ کتنا خوش ہوتا ہے

توبہ واستغفار سے متعلق احادیث وروایات کے سلسلہ کو مندرجہ ذیل حدیث پر ختم کیا جاتا ہے جو صحیحین میں بھی متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے اور جس میں رسول اللہ ﷺ نے توبہ کرنے والے گناہ گاروں کو وہ بشارت سنائی ہے جو کسی دوسرے بڑے سے بڑے عمل پر بھی نہیں سنائی گئی۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی شان رحمت کو سمجھنے کے لئے صرف یہی ایک حدیث ہوتی تو کافی تھی۔حق یہ ہے کہ اس چند سطری حدیث میں معرفت کا ایک دفتر ہے۔اللہ تعالیٰ فہم اور یقین نصیب فرمائے:

’’عن عبداللہ بن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المومن من رجل نزل فی ارض دویۃ مھلکۃ معہ راحلتہ علیھا طعامہ وشرابہ فوضع رأسہ

فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتیٰ اذا اشتد عليه الحر وا العطش او ماشاء الله قال ارجع الیٰ مکانی الذی کنت فيه فأنام حتیٰ أموت فوضع رأسه علیٰ ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده وشرابه فالله اشد فرحاً بتوبة العبد المومن من هذا براحلته وزاده‘‘

﴿حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے خدا تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس مسافر آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو (اثنائے سفر میں) کسی ایسی غیر آباد اور سنسان زمین پر اتر گیا ہو جو سامان حیات سے خالی اور اسباب ہلاکت سے بھرپور ہو اور اس کے ساتھ بس اس کی سواری کی اونٹنی ہو۔ اس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو۔ پھر وہ آرام کرنے کے لئے سر رکھ کے لیٹ جائے۔ پھر اسے نیند آ جائے۔ پھر اس کی آنکھ کھلے تو دیکھے کہ اس کی اونٹنی (پورے سامان سمیت) غائب ہے۔ پھر وہ اس کی تلاش میں سرگرداں ہو۔ یہاں تک کہ گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت سے جب اس کی جان پر بن آئے تو وہ سوچنے لگے کہ میرے لئے اب یہی بہتر ہے کہ میں اسی جگہ جا کر پڑ جاؤں جہاں سویا تھا۔ یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ پھر وہ اسی ارادہ سے وہاں آ کر اپنے بازو پر سر رکھ کر مرنے کے لئے لیٹ جائے۔ پھر اس کی آنکھ کھلے تو وہ دیکھے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس موجود ہے اور اس پر کھانے پینے کا پورا سامان (جوں کا توں محفوظ) ہے۔ تو جتنا خوش یہ مسافر اپنی اونٹنی کے ملنے سے ہوگا۔ خدا کی قسم! مومن بندہ کے توبہ کرنے سے خدا اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)﴾

ذرا تصور کیجئے اس بدو مسافر کا جو اکیلا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اور راستہ بھر کے لئے کھانے پینے کا سامان اسی پر لاد کر دور دراز کے سفر پر کسی ایسے راستہ سے چلا جس میں کہیں دانہ پانی ملنے کی امید نہیں۔ پھر اثنائے سفر میں وہ کسی دن دوپہر میں کہیں سایہ دیکھ کر اترا اور آرام کرنے کے ارادہ سے لیٹ گیا۔ اس تھکے ماندے مسافر کی آنکھ لگ گئی۔ کچھ دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ اونٹنی اپنے سارے ساز وسامان کے ساتھ غائب ہے۔ وہ بے چارہ حیران وسراسیمہ ہو کر اس کی تلاش میں دوڑا بھاگا۔ یہاں تک کہ گرمی اور پیاس کی شدت نے اس کو لب دم کر دیا۔ اب اس نے سوچا کہ شاید میری موت اسی طرح اس جنگل بیابان میں لکھی تھی اور اب بھوک پیاس میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کے یہاں مرنا ہی میرے لئے مقدر ہے۔ اس لئے وہ اسی سایہ کی جگہ میں مرنے کے لئے آ گے بڑھ گیا اور موت کا انتظار کرنے لگا۔ اسی حالت میں اس کی آنکھ پھر جھپکی۔ اس کے بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اونٹنی اپنے پورے ساز وسامان کے ساتھ اپنی جگہ کھڑی ہے۔

ذرا اندازہ کیجئے کہ بھاگی ہوئی اور گم شدہ اونٹنی کو اس طرح اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اس بدو کو جو مایوس ہو کر مرنے کے لئے پڑ گیا تھا۔ کس قدر خوشی ہوگی۔ صادق مصدوق ﷺ نے اس حدیث پاک میں قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم! بندہ جب جرم گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا اور سچے دل سے توبہ کر کے اس کی طرف آتا ہے تو اس

رحیم وکریم رب کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ جتنی کہ اس بدو کو اپنی بھاگی ہوئی اونٹنی کے ملنے سے ہوگی۔

قریب قریب یہی مضمون صحیحین میں حضرت ابن مسعودؓ کے علاوہ حضرت انسؓ کی روایت سے بھی مروی ہے اور صحیح مسلم میں ان دونوں بزرگوں کے علاوہ حضرت ابوہریرہؓ حضرت نعمان بن بشیرؓ اور حضرت براء بن عازبؓ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ بلکہ حضرت انسؓ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بدو مسافر کی فرط مسرت کے حال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹنی کے اس طرح مل جانے سے وہ اتنا خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اس بے انتہا عنایت اور بندہ نوازی کے اعتراف کے طور پر وہ کہنا چاہتا تھا کہ:

''اللهم انت ربی وانا عبدك'' ﴿خداوندا! بس تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔﴾

لیکن خوشی کی سرمستی میں اس کی زبان بہک گئی اور اس نے کہا کہ: ''اللهم انت عبدی وانا ربك'' ﴿میرے اللہ! بس تو میرا بندہ اور میں تیرا خدا۔﴾

آنحضرت ﷺ نے اس کی اس غلطی کی معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اخطا من شدة الفرح'' ﴿فرط مسرت اور بے حد خوشی کی وجہ سے اس بے چارے بدو کی زبان بہک گئی۔﴾

بلاشبہ اس حدیث میں توبہ کرنے والے گناہ گاروں کو اللہ تعالیٰ کی جس خوشنودی کی بشارت سنائی گئی ہے۔ وہ جنت اور اس کی ساری نعمتوں سے بھی فائق ہے۔

شیخ ابن القیم نے مدارج السالکین میں توبہ واستغفار ہی کے بیان میں اسی حدیث پر کلام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس خوشنودی کی وضاحت میں ایک عجیب وغریب مضمون لکھا ہے جس کو پڑھ کر ایمانی روح وجد میں آجاتی ہے۔ ذیل میں اس کا صرف حاصل وخلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی ساری کائنات میں انسان کو خاص شرف بخشا ہے۔ دنیا کی ساری چیزیں اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور اس کو اپنی معرفت اور اطاعت وعبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ساری مخلوقات کو اس کے لئے مسخر کیا اور اپنے فرشتوں تک کو اس کا خادم اور محافظ بنایا۔ پھر اس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے کتابیں نازل فرمائیں اور نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ پھر ان ہی میں سے کسی کو اپنا خلیل بنایا اور کسی کو شرف ہم کلامی بخشا اور بہت بڑی تعداد کو اپنی ولادت اور قرب خصوصی کی دولت سے نوازا اور انسانوں ہی کے لئے دراصل جنت ودوزخ کو بنایا۔

الغرض دنیا وآخرت میں اور عالم خلق وامر میں جو کچھ ہے اور ہوگا۔ اس سب کا اصل مرکز ومحور بنی نوع انسان ہی ہے۔ اسی نے امانت کا بوجھ اٹھایا۔ اسی کے لے شریعت کا نزول ہوا اور ثواب وعذاب دراصل اسی کے لئے ہے۔ پس اس پورے کارخانہ عالم میں انسان ہی اصل مقصود ہے۔ اللہ نے اس کو اپنے خاص دست قدرت سے بنایا۔ اس میں اپنی روح ڈالی۔ اپنے فرشتوں سے اس کو سجدہ کرایا اور ابلیس اس کو سجدہ ہی نہ کرنے کے جرم میں مردود بارگاہ ہوا اور اللہ نے اس کو اپنا دشمن قرار دیا۔

یہ سب اس لئے کہ اس خالق نے انسان ہی میں اس کی صلاحیت رکھی ہے کہ وہ ایک زمینی اور مادی مخلوق

ہونے کے باوجود اپنے خالق و پروردگار کی (جو وراء الوراء اور غیب الغیب ہے) اعلیٰ درجہ کی معرفت حاصل کرے۔ ممکن حد تک اس کے اسرار اور اس کی حکمتوں سے آشنا ہو۔ اس سے محبت اور اس کی اطاعت کرے۔ اس کے لئے اپنے نفسانی مرغوبات اور اپنی ہر چیز کو قربان کرے اور اس دنیا میں اس کی خلافت کی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور پھر اس کی خاص الخاص عنایتوں اور بے حساب بخششوں کا مستحق ہو کر اس کی رحمت و رافت اس کے پیار و محبت اور اس کے لئے بے انتہا لطف و کرم کا مورد بنے اور چونکہ وہ رب کریم اپنی ذات سے رحیم ہے اور لطف و کرم اس کی ذات صفت ہے۔ (جس طرح بلاتشبیہ مامتا ماں کی ذاتی صفت ہے) اس لئے اپنے وفادار اور نیک کردار بندوں کو انعامات و احسانات سے نوازنا اور اپنے عطیات سے ان کی جھولیوں کو بھر دینا اس کے لئے بلاتشبیہ اسی طرح بے انتہا خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ جس طرح اپنے بچہ کو دودھ پلانا اور نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنانا مامتا والی ماں کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

اب اگر بندے نے بدبختی سے اپنے اس خالق و پروردگار کی وفاداری اور فرمانبرداری کا راستہ چھوڑ کر بغاوت و نافرمانی کا طریقہ اختیار کر لیا اور اس کے دشمن اور باغی شیطان کے لشکر اور اس کے متبعین میں شامل ہو گیا اور رب کریم کی ذاتی صفت رحمت و رافت اور لطف و کرم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے بجائے وہ اس کے قہر و غضب کو بھڑکانے لگا تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ میں (بلاتشبیہ بلاتشبیہ) اس غصہ اور ناراضی کی سی کیفیت پیدا ہوگی۔ جو نالائق اور ناخلف بیٹے کی نافرمانی اور بدکرداری دیکھ کر مامتا والی ماں کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر اگر اس بندہ کو کبھی اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ محسوس کرے کہ میں نے اپنے مالک اور پروردگار کو ناراض کر کے اپنے کو اور اپنے مستقبل کو برباد کر لیا اور اس کے دامن رحم و کرم کے سوا میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے کیے پر نادم و پشیمان ہو اور مغفرت و رحمت کا سائل بن کر اس کی بارگاہ کرم کی طرف رجوع کرے۔ سچے دل سے توبہ کرے۔ روئے اور گڑگڑائے۔ معافی مانگے اور آئندہ کے لئے وفاداری اور فرمانبرداری کا عہد و ارادہ کرے تو سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے اس کریم رب کو جس کی ذاتی صفت رحمت و رافت اور جس کا پیار ماں کے پیار سے بھی ہزاروں گنا زیادہ ہے اور جو بندوں پر نعمتوں کی بارش برسا کے اتنا خوش ہوتا ہے۔ جتنا نعمتوں کو پا کر محتاج بندے خوش نہیں ہوتے۔ تو سمجھا جا سکتا ہے کہ ایسے کریم پروردگار کو اپنے اس بندہ کی اس توبہ و انابت سے کتنی خوشی ہوگی۔

شیخ ابن القیم نے اس سے بہت زیادہ وضاحت اور بسط کے ساتھ یہ مضمون لکھنے کے بعد آخر میں کسی عارف کا ایک واقعہ لکھا ہے جو شیطان یا نفس امارہ کے اغواء سے غلط راستے پر پڑ گئے تھے اور سرکشی و نافرمانی کے جراثیم ان کی روح میں پیدا ہونے لگے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

وہ عارف ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک گھر کا دروازہ کھلا اور ایک بچہ روتا چلاتا ہوا

اس میں سے نکلا۔ اس کی ماں اس کو گھر سے دھکے دے دے کر نکال رہی تھی۔ جب وہ دروازہ سے باہر ہو گیا۔ تو ماں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ بچہ اسی طرح روتا چلاتا بکتا بڑبڑاتا کچھ دور تک گیا۔ پھر ایک جگہ پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ اور سوچنے لگا کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر کے سوا کہاں جا سکتا ہوں اور کون مجھے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ یہ سوچ کر ٹوٹے دل کے ساتھ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ پڑا۔ دروازہ پر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ دروازہ اندر سے بند ہے تو وہ وہیں چوکھٹ پر سر رکھ کے پڑ گیا اور اسی حالت میں سو گیا۔ ماں آئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور اپنے بچے کو اس طرح چوکھٹ پر سر رکھ کے پڑا دیکھ کر اس کا دل بھر آیا اور ماتا کا جذبہ ابھر آیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ بچہ کو اٹھا کر سینے سے لگایا اور اس کو پیار کرنے لگی اور کہہ رہی تھی بیٹے تو نے دیکھا تیرے لئے میرے سوا کون ہے۔ تو نے نالائقی نادانی اور نافرمانی کا راستہ اختیار کر کے اور میرا دل دکھا کر مجھے وہ غصہ دلایا جو تیرے لئے میری فطرت نہیں ہے۔ میری فطرت اور ماتا کا تقاضا تو یہی ہے کہ میں تجھ سے پیار کروں اور تجھے راحت و آرام پہنچانے کی کوشش کروں۔ تیرے لئے ہر خیر اور بھلائی چاہوں۔ میرے پاس جو کچھ ہے تیرے لئے ہے۔ ان عارف نے یہ سارا ماجرا دیکھا اور اس میں ان کے لئے جو سبق تھا وہ لیا۔

اس قصہ پر غور کرتے وقت رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سامنے رکھئے کہ: ''خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے بندوں کے لئے اس سے زیادہ پیار اور رحم ہے جتنا کہ اس ماں میں اپنے بچہ کے لئے ہے۔''

یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔ ایک عورت تھی جو بڑے والہانہ انداز میں اپنے بچہ کو بار بار اٹھا کے سینے سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی۔ دیکھنے والوں کو محسوس ہوتا تھا کہ ماتا کے جذبہ سے اس کا سینہ بھرا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ: ''خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے بندوں کے لئے اس سے زیادہ پیار اور رحم ہے جتنا کہ اس ماں میں اپنے بچہ کے لئے ہے۔''

کیسے بدبخت اور محروم ہیں وہ بندے جنہوں نے نافرمانی کی راہ اپنا کے ایسے رحیم و کریم پروردگار کی رحمت سے اپنے کو محروم کر لیا اور اس کے قہر و غضب کو بھڑکا رہے ہیں۔ حالانکہ توبہ کا دروازہ ان کے لئے کھلا ہوا ہے اور وہ اس کی طرف قدم بڑھا کے اللہ رب العزت کا وہ پیار حاصل کر سکتے ہیں جس کے سامنے ماں کا پیار کچھ نہیں۔ اللہ انہیں حقائق کا فہم اور یقین نصیب فرمائے۔

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

امیر المومنین امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید قدس اللہ سرہ

شہیدِ بالاکوٹ کا

مسلکِ دینی

خطی نسخے کا عکس

این فقیر در بلاد ہندوستان گمنام نیست آلوف الوف آدم از خواص و عوام این فقیر و اسلاف این فقیر را میدانند کہ مذہب این فقیر اباً عن جدٍ مذہب حنفی است و بالفعل ہم جمیع اقوال و افعال این ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ و آئین قواعد ایشان منطبق است ہیچ یکی از ان خارج از اصول مذکورہ نیست الا ماشاء اللہ

ترجمہ

یہ فقیر اور اس فقیر کا خاندان ہندوستان میں گمنام نہیں۔ ہزاروں ہزار آدمی، کیا خاص اور کیا عام، اس فقیر کو اور اس کے بزرگوں کو جانتے ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس فقیر کا مذہب ابًا عن جدٍ حنفی ہے اور اس وقت بھی خاکسار کے تمام اقوال و اعمال احناف کے اصول و قوانین اور قواعد کے مطابق ہیں، ان میں سے ایک بھی ان اصول سے باہر نہیں۔ الا ماشاء اللہ

ماخوذ از

مکاتیب سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

شائع کردہ: سید نفیس الحسینی

ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

حقیقت ختم نبوت

از حضرت مولانا محمد انور اوکاڑوی..... خیر المدارس ملتان

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رحمۃ للعٰلمین پر درود وسلام کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا سلسلہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرما کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم فرما دیا۔ اگر چہ یہودی آخری نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری نبی قرار دیتے ہیں مگر یہ مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے کیونکہ نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام نے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ قرآن کہتا ہے:

﴿یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل﴾

کہ آنحضرت ﷺ کو وہ لوگ توراۃ وانجیل میں مذکور پاتے ہیں۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔ (الصف)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے رسول کی بشارت دیتے کہ جو میرے بعد آئیگا اس کا نام نامی احمد ہوگا توراۃ وانجیل کے محرف ہونے کے باوجود بھی آج ان میں حضور اقدس ﷺ کے بارہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں، ان آیات کے نازل ہونے کے وقت اگر توراۃ انجیل میں آپ کی پیش گوئیاں نہ ہوتیں تو کفار کو آپ کے خلاف شور کرنے کا ایک بڑا موقع میسر آتا، مگر ان کا خاموش رہنا قرآن پاک کی مذکورہ آیات کے سچا ہونے کی اظہر من الشمس دلیل ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اتفاق بیمار ہو گیا تو آپ اس کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے کھڑا ہوا تورات پڑھ رہا ہے آنحضرت ﷺ نے اس سے کہا کہ اے یہودی میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے کہ کیا تو تورات میں میرے حالات اور صفات اور میرے ظہور کا بیان پاتا ہے؟ اس نے انکار کیا تو بیٹا بولا یا رسول اللہ ﷺ یہ غلط کہتا ہے توراۃ میں ہم آپ کا ذکر اور آپ کی صفات پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ اب یہ مسلمان ہے انتقال کے بعد اسکی تجہیز وتکفین مسلمان کریں باپ کے حوالہ نہ کریں۔ (معارف قرآن ۸۰) توراۃ میں ہے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تا کہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ اے یعقوب کے بیٹو جمع ہو کر سنو اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ اور پھر فرمایا یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش ۴۹۔۱،۲،۱۰) شیلوہ وہی ہوگا جس نے فتح خیبر کے وقت یہودیوں کی حکومت ختم کی اور تمام دنیا کی قومیں اس کی مطیع ہیں، یعقوب بن سفیان باسناد حسن حضرت عائشہؓ سے راوی ہیں، کہ ایک یہودی مکہ میں بغرض تجارت رہتا تھا جس شب میں آپ پیدا ہوئے تو مجلس میں قریش سے یہ

دریافت کیا کہ اس شب میں تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے، قریش نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا اچھا ذرا تحقیق تو کرکے آؤ آج کی شب میں اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں میں ایک علامت ہے (یعنی مہر نبوت) وہ دورات تک دودھ نہ پیئے گا ایک جنی نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی ہے لوگ فوراً اس مجلس سے اٹھے اور اس کی تحقیق کی معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہودی نے کہا مجھ کو بھی چل کر دکھاؤ یہودی نے جب دونوں شانوں کے درمیان علامت (مہر نبوت) دیکھی تو بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو کہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ اے قریش والو یہ مولود تم پر ایسا حملہ کرے گا کہ جس کی خبر مشرق سے لیکر مغرب تک پھیل جائے گی (فتح الباری بحوالہ سیرت مصطفیٰ ۴۳) اس راویت سے بھی معلوم ہوا کہ شیلوہ یہی ہے جس نے نبوت اور حکومت بنی اسرائیل کی ختم کرنی ہے آخری دنوں کے لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ نبی آخری ہوگا اس کے بعد نبوت ختم ہوجائے گی توراۃ کی مذکورہ پیشین گوئی کے مصداق موسیٰ علیہ السلام بھی نہیں کیونکہ انہوں نے یہوداہ کی سلطنت ختم نہیں کی بلکہ باقی رکھی اور ان کی نبوت تمام قوموں کے لئے بھی نہیں تھی۔ توراۃ میں جابجا موسیٰ علیہ اسلام بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہیں۔ کاتھولک بائیبل میں توراۃ کا تعارف ہی یہ ہے کہ جس پر عمل کرنے سے اسرائیل قوم خدا کی مہربانیوں کے لائق بن جاتی ہے۔ (اسفارخمسہ:ص ا) بلکہ موسیٰ علیہ السلام تو اپنے بعد بھی کسی کی انتظار میں قوم کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا (استثنا:۱۸:۱۸) معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نبوت کو ختم سمجھنا تورات کے خلاف ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی آخری نبی نہیں کیونکہ وہ بھی اپنے بعد ایک آنے والے رسول کی بشارت دے کر گئے۔ واضح ہو کہ انجیل ایک یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہی خوشخبری کے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دے کر گئے ہیں اس لئے ان کا دعویٰ بھی آخری نبی ہونے کا نہیں چنانچہ انجیل میں ہے کہ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ (متی:۵:۱۷) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ شاگردوں کو بھی یہ حکم دیا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت قریب آ چکی ہے۔ (متی ۱۰: ۵تا۸) اور فرمایا کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا۱۶: ۷:۸) معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کسی آنے والے کی خوشخبری دیکر اس کی انتظار میں چھوڑ کر گئے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ دعویٰ ہماری کتاب قرآن پاک میں ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ پہلے نبیوں کی مثال موسمی پھول کی سی ہے کہ وہ اپنے موسم میں بہار دکھلاتا ہے مگر موسم ختم ہوتے ہی وہ بھی ختم ہوجاتا ہے گرمی کا پھول گرمی میں سردی کا سردی میں خوشبو دے گا۔ رات کی رانی رات کو مہکتی ہے اور دن کو اس کی مہک ختم ہوجاتی ہے دن کے راجہ کی بہار دن کو ہوگی رات کو ختم ہوجائے گی۔ مگر ایک پھول سدا بہار ہوتا ہے کہ موسم

بدلتے رہیں لیکن اسکی آب وتاب میں فرق نہیں آئے گا۔ ہمارے نبی ﷺ سدابہار پھول ہیں اور انکی خوشبو تمام عالم کیلئے ہے۔

﴿وما ارسلنک الا رحمة للعلمين﴾ (انبیاء:۱۰۷) ’’یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمة بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

﴿ومارسلناک الا کافة لناس بشیر اً و نزیراً﴾ (سبا:۲۸) ’’ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے بشیر، نذیر بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

﴿تبرک الّذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا﴾ . (الفرقان:۱) ’’بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر نازل کی تا کہ وہ تمام جہانوں کیلئے ڈرانے والا ہو جائے۔‘‘

پہلی آسمانی کتابوں میں بعد میں آنے والے کی پیشگوئیاں تھیں مگر اس کتاب میں ﴿یومنون بما انزل الیک وماانزل من قبلک﴾ تو ﴿وما أنزل من بعدک﴾ نہیں۔

معلوم ہو جس ذات والا صفات کے سب منتظر تھے وہ تشریف لا چکی اب ان کے بعد نزول وحی کا دروازہ بند ہو گیا اور قیامت تک بند رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی خاتم النبیین کا تاج پہنا دیا۔ (احزاب ۴۰)

اور خود بھی فرمایا: انا خاتم النبیین (بخاری ۵۰۱)

کہ میں آخری نبی ہوں۔ نیز فرمادیا:

لیس نبی بعدی. اور ایک نسخے میں لا نبی بعدی. ہے۔ (بخاری ص ۶۳۲ ج ۲)

یعنی میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں، حضرت مولنا مفتی محمد شفیع صاحب نوراللہ مرقدہ نے ختم نبوت پر دلالت کرنے والی ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث جمع کی ہیں اسی وجہ سے تمام امت کا فیصلہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے خواہ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب۔ اس مسئلہ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ نبی اقدس ﷺ کے ساتھ مختلف لڑائیوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرام ؓ کی تعداد ۲۵۹، ہے جبکہ ختم نبوت کے دفاع کیلئے یمامہ کی لڑائی میں مسیلمہ کذاب کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے صحابہ وتابعین کی تعداد (۱۲) سو ہے جن میں سات سو قاری تھے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت حبیب بن زید انصاری ؓ کو آنحضرت ﷺ نے مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجا اس نے حضرت حبیبؓ سے کہا کہ تم محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو آپؓ نے فرمایا ہاں، مسیلمہ نے کہا کہ تم میرے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں تیری بات نہیں سنتا مسیلمہ بار بار یہ سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ نے آپ کا ایک ایک عضو کاٹ کر آپ کو شہید کر دیا۔ بہر حال جہاں حضور ﷺ نے اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا وہاں بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشین گوئی فرمائی جو وعدۂ الٰہی ہونے کی وجہ سے پوری ہوئی۔ بہت سے لوگوں نے مختلف اعتراض کی بنا پر دعویٰ نبوت کیا۔ متحدہ ہندوستان میں انگریزی کے منحوس قدم آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں میں لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو اپنایا اور مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا۔ مذہبی آزادی کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص آزاد ہے۔ دعویٰ اسلام کے ساتھ خدا کا انکار بھی کرے تو اس کو حق حاصل ہے، انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دے ضروریات دین کا انکار کرے، اسلام کے اولین گواہ صحابہ کرام ؓ کو معاذ اللہ کافر کہے آئمہ مجتہدین کو شیطان اور ان کی اتباع کو شرک قرار دے، اس کو روکنے والا کوئی نہیں۔ چونکہ وہ مذہباً آزاد ہے۔ اس کام کیلئے اس نے بہت سے جعلی پیر جعلی

نبی، اصلی پیروں، اصلی محدثین اور اصلی نبی کے مقابلہ میں کھڑے کر دیے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوٹ پٹانگ دعووں کے ساتھ اپنے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا اور اس ظلیت کو کبھی سیرت صدیقی کی کھڑکی سے تعبیر کیا کبھی فنا فی الرسول کا عنوان دیا اور ۱۹۰۱ء میں ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں لکھا کہ حق یہ ہے، کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲)

نیز لکھتا ہے کہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں انہیں سے ایک یہ وحی اللہ ہے:

هو الّذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله.

اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳،۴)

پھر کہتا ہے! اسی کتاب میں، اس مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔

محمد رسول اللّٰه والّذین معه اشداء علی الکفار. رحماء بینهم.

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ۳)

مولوی ظفر علی خان نے کہا تھا:

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیغمبری کے نام سے

مگر مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف جیب کترا نہیں تھا۔ وحی چور بھی تھا۔ کہ حضور اقدس ﷺ کی وحی چوری کر کے اپنی طرف منسوب کر لیتا تھا۔

بہر حال مرزا صاحب کا فنافی الرسول ہونے کا دعویٰ کرنا اور یہ کہنا کہ ''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وحی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵)

اور اس کی مزید یہ وضاحت کرنا کہ اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر (ایک غلطی ص ۶)

اس فنافی الرسول کا نتیجہ یہی نکلا کہ حضور ﷺ کا عکس نعوذ باللہ مرزا کی زندگی میں آ گیا۔ اب مرزا نے جو بدکرداریاں کی ہیں وہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کی طرف منسوب ہوں گی، اس لئے ماننا پڑے گا کہ فنائیت والا جو مفہوم مرزا نے ذکر کیا ہے وہ بھی مرزا میں نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے ساری زندگی جھوٹ بولے ہیں اور ہمارے پیغمبر ﷺ کا لقب ہی الصادق تھا۔ جھوٹ ان کے قریب بھی نہیں آیا۔

مرزا کے چند جھوٹ

(۱) ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کیلئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ (اربعین نمبر۳)

یہ افتریٰ علی اللہ اور افتراء علی الرسول ہے نہ قرآن میں یہ بات مذکور ہے نہ کسی حدیث میں۔

(۲) یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ اسلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح ص۹)

(۳) وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے (شہادت القرآن ص۴۱)

صحیح بخاری یہ وہ کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ (کشتی نوح)

محترم حضرات اور اس جیسے ہزاروں جھوٹ ہیں جو مرزا نے بولے تو کیا مرزا میں محمدی چہرہ نعوذ باللہ منعکس ہوا ہے۔ اس فنافی الرسول کے لفظ سے نعوذ باللہ حضور اقدس ﷺ کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اور کافروں بلکہ مسلمانوں کے سامنے یہ اپنا عکس محمدی دکھا کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ان کو متنفر کرنا چاہتا ہے۔ اور سیرت صدیقی کہہ کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی زندگی کو بھی داغدار کرنا چاہتا ہے حقیقت یہ ہے کہ سیرت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور سیرت صدیق اور مرزا کی زندگی میں رات اور دن اندھیرے اور اجالے سیاہ اور سفید کی طرح تضاد ہے۔ حضور ﷺ کا ظل یا عکس مرزا میں آجائے یہ تو محال ہے البتہ ظل کا معنی سایہ اور تاریکی بھی آتا ہے تو ظلی نبوت کا معنی تاریکی اور اندھیرے میں رکھنے والی نبوت کیا جائے تو درست ہے کیونکہ مرزا اور تمام مرزائی نور ایمان سے کٹ کر کفر کی تاریکی میں گر چکے ہیں۔

ہاں البتہ ظل بمعنی عکس پر لطیفہ یاد آیا کہ مشہور ہے کہ: ایک کتے کے منہ روٹی کا ٹکڑا تھا پانی میں اس نے اپنا عکس دیکھا اور سمجھا کہ یہ کوئی اور کتا ہے اس لالچ میں کہ اس کے منہ کا ٹکڑا اس سے چھین لوں پانی چھلانگ لگادی نتیجہ یہ نکلا کہ جو ٹکڑا پہلے منہ میں تھا وہ بھی گر گیا اسی طرح مرزا نے عکس رسالت کے پیچھے چھلانگ لگا کر اپنا پہلا ایمان بھی گنوا دیا۔

اللہ تعالیٰ تمام امت محمدیہ کو ایسے گمراہ کن دجال اور کذاب لوگوں سے بچنے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ (آمین یاارحم الراحمین)

لاہوری مرزائیوں کے متعلق سوالات کے جوابات!

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

س...... پاکستان میں لاہوریوں کی لگ بھگ تعداد کتنی ہوگی؟۔

ج...... قادیانی جماعت ہو یا لاہوری ہر دو گروپ کبھی اپنی صحیح تعداد شو نہیں کرتے۔ قادیانی لاہوری دونوں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ خود تعداد کے بارے میں مرزا قادیانی کا حال یہ تھا۔

1900ء میں منشی تاج الدین تحصیلدار کے سامنے بمقدمہ انکم ٹیکس مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیانیوں کی کل تعداد پورے ہندوستان میں 318 لکھائی۔ تحصیل دار نے اپنی رپورٹ میں یہی تعداد لکھی۔ جس کی نقل مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ضرورۃ الامام ص ۴۳، خزائن ج ۱۳ ص ۵۱۴ پر درج ہے۔

تحفہ غزنویہ مطبوعہ اکتوبر 1902ء ص ۱۴، خزائن ج ۱۵ ص ۵۴۴ پر مرزا قادیانی نے اپنے پیروؤں کی تعداد 30 ہزار لکھی۔ گویا صرف دو سال میں 318 سے 30 ہزار تک اضافہ ہوگیا۔ اور 6 اکتوبر 1902ء میں ہی اپنی ایک اور کتاب تحفۃ الندوہ ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۹۲ پر مرزا قادیانی نے اپنے مریدین کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ لکھی ہے۔

دونوں کتابیں ایک ہی سن ایک ہی ماہ میں طبع ہوئیں۔ کہاں 30 ہزار اور کہاں ایک لاکھ سے بھی زیادہ کیا ان میں کوئی تطبیق ہوسکتی ہے؟۔

س...... پاکستان میں لاہوری کمیونٹی بڑھ رہی گھٹ رہی یا اتنی ہی ہے؟۔

ج...... قادیانیوں کی نسبت لاہوری مرزائیوں کی تعداد کم ہے۔ قادیانی اپنی تبلیغ کے لئے شب و روز کوشش کرتے ہیں۔ لاہوری اس کے مقابلہ میں کم کوشش کرتے ہیں۔ لاہوری قادیانیوں کی نسبت کم ہورہے ہیں۔ اور بہت کم اس لئے کہ لاہوری ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو فالو کرتے ہیں۔ اور اس کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ وہ صریحاً مدعی نبوت کی مانتے ہیں اور اس کے دعوئ نبوت سے انکار بھی کرتے ہیں اس انکار اور اقرار کی دوہری پالیسی (منافقت) کے باعث ان کا دائرہ سکڑتا جارہا ہے۔

معاشرتی اور معاشی پوزیشن

س...... کیا پاکستان میں لاہوری مخصوص پیشوں تک محدود ہیں؟۔

ج...... نہیں عام پاکستانیوں کی طرح وہ بھی ہر پیشہ سے منسلک ہیں۔

س...... کیا پاکستان میں لاہوری بعض تعلیمی اداروں میں ایک جیسی سطح تک تعلیم حاصل کرتے ہیں؟۔

ج...... نہیں لاہوریوں کی اپنی مذہبی تعلیم جوان کے ہم مذہبوں کو جماعت دیتی ہے۔ وہ ایک جیسی ہے۔ جہاں تک سرکاری اداروں میں تعلیم کا تعلق ہے ہر پاکستانی کی طرح بغیر کسی امتیاز کے لاہوریوں کے لئے بھی تعلیم کے مواقع یکساں میسر ہیں اور یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

س...... کیا پاکستان میں لاہوری مخصوص علاقوں میں رہتے ہیں؟۔

ج...... لاہوریوں کا بڑا مرکز لاہور میں ہے۔ اپنی مخصوص حکمت کے تحت اس علاقہ کو انہوں نے گھیر رکھا ہے۔ مسلمانوں پر کافیہ حیات تنگ کر کے وہ علاقہ اپنی جماعتی سرگرمیوں کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ پورے ملک کی عام آبادی میں رہتے ہیں۔ اور بڑے دھڑلے سے رہتے ہیں۔

س...... آپ پاکستان میں لاہوریوں کے دیگر کمیونٹیوں مثلاً سنی اور شیعہ سے باہمی برتاؤ کو کیسے واضح کریں گے؟۔

ج...... لاہوری ہمیشہ شیعہ، سنی کمیونٹی دونوں میں غلط فہمی اور اختلاف پیدا کر کے کشیدگی پیدا کرتے ہیں۔ اور اپنی تبلیغ کے لئے راہیں نکالتے ہیں۔

مذہبی عبادت گاہیں

س...... پاکستان میں عام طور پر لاہوری اپنی عبادت کہاں کرتے ہیں۔ کیا ان مقامات کو لاہوریوں کی عبادت گاہ کی حیثیت سے ممتاز سمجھا جاتا ہے؟۔

ج...... لاہوریوں نے جہاں ان کی تعداد خاصی ہے اپنی عبادت گاہیں علیحدہ بنا رکھی ہیں۔ اور وہ اپنے علاقہ میں معروف ہیں۔ جہاں ان کی تعداد اکا دکا ہے وہاں وہ اپنی سہولت سے آزادی سے عبادت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلم عبادت گاہ میں بھی چلے جاتے ہیں۔ لیکن بہت کم عموماً وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ عبادت نہیں کرتے بلکہ اپنے مذہبی عقیدہ کے باعث مسلمانوں سے عبادت میں علیحدہ رہتے ہیں۔ لاہوریوں کا اعلان کچھ ہے اور عمل کچھ۔

س...... پاکستان میں لاہوریوں کی کتنی جماعتیں ہیں؟۔

ج...... لاہوریوں کی جماعتوں کی تعداد حتمی طور پر تو تعین کرنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ البتہ لاہور، ایبٹ آباد، پشاور، کبیر والا کے قریب چکوک میں ان کی کمیونٹی متحرک ہے۔

س...... کیا وہ کھلے عام وجود رکھتی ہیں؟۔

ج...... جہاں ان کی تعداد خاصی ہے وہ بڑے دھڑلے سے اپنے کو احمدی کہتے ہیں۔ جہاں کم ہیں وہاں اپنی دوغلی پالیسی سے مسلم معاشرہ کا حصہ بن کر اندرون خانہ اپنی تبلیغ کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ یہ ان پر حکومتی سطح کی

کوئی قانونی مجبوری قطعاً نہیں۔ بلکہ ان کی تبلیغی حکمت عملی ہے کہ وہ مسلم معاشرہ کو دھوکا دے کر ساتھ رہیں۔ اور در پردہ ان کو مرزا قادیانی کا پیرو بنانے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

دیگر قادیانی فرقوں سے موازنہ

س…… کیا پاکستان میں قادیانیوں کے مقابلہ میں لاہوریوں کے ساتھ پالیسی اور دیگر گروپوں سنی، شیعہ وغیرہ کا برتاؤ مختلف ہوتا ہے؟۔

ج…… بالکل نہیں قادیانیوں کی نسبت لاہوری اور زیادہ درپردہ مفادات حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنی پوشیدہ حکمت عملی سے اور زیادہ فوائد حاصل کرتے ہیں۔

س…… لاہوریوں اور دیگر قادیانیوں کے درمیان جو پاکستان میں موجود ہیں کیا خاص فرق ہے؟۔

ج…… مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا ماننے میں لاہوری وقادیانی دونوں برابر ہیں۔ البتہ اپنا وجود جماعتی تنظیمی تشخص برقرار رکھنے کے لئے لاہوری قادیانیوں سے اپنا اعتقادی فرق ظاہر کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ جو لفظ نزاع ہے۔ ورنہ درحقیقت وہ ایک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہم موقعہ پر دونوں ایک صف میں مسلمانوں کے مدمقابل رہتے ہیں۔

س…… کیا قادیانیوں کی ایسی کوئی مرکزی تنظیم موجود ہے جس سے قادیانی ممبرشپ کی تعداد کی تصدیق کی جاسکے؟۔

ج…… لاہوری قادیانی ہر جماعت کے ہر دفتر ہر حلقہ میں ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے ایک ایک فرد کے کوائف موجود ہیں۔ ہر مرکزی دفتر میں اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ ہر وہ شخص جو ان کی جماعت میں شامل ہو تو بیعت کا فارم پر کرواتے ہیں۔ علاقائی ضلعی اور مرکزی دفتر میں اس کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ لیکن اپنی صحیح تعداد میں ہمیشہ مبالغہ اور بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ جب ان سے ریکارڈ مانگا جائے تو سرے سے ریکارڈ کا انکار کردیتے ہیں۔ جیسا کہ قومی اسمبلی پاکستان میں انکار کیا۔ وہ اپنی کم تعداد کو زیادہ بتا کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں اس حکمت عملی کو اپناتے ہیں۔ (تمام جزئیات کا جواب اس میں آگیا)

س…… کیا لاہوری، قادیانیوں کا ممبرشپ سرٹیفکیٹ پاکستان سے باہر۔ مثلاً کینیڈا سے بھی جاری ہوسکتا ہے۔

ج…… ہر نئے مسلمان کو قادیانی بنانے کے لئے بیعت فارم پر کراتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے جعلی فارم پر کرا کر ان سے بیرون ممالک نیشنیلٹی یا پناہ دلانے کے لئے دھندہ کرتے ہیں۔ اس سے وہ بے پناہ روپیہ کماتے ہیں۔ آج کل ان کا دھندہ جعل سازی کا کام عروج پر ہے۔ وہ ایک مسلمان سے لاکھوں روپے لے کر فارم پر کراتے ہیں۔ اور پھر سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ یہ منفعت بخش جعل سازی اور دھوکہ دہی ان کی عروج پر ہے۔

چند ایمان افروز واقعات!

مولانا نثار احمد ہوشیار پوری

قرآن پاک کی نص قطعی ہے کہ:''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن الرسول الله وخاتم النبین ۰ سورۃ احزاب'' ﴿محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور ختم کرنے والے ہیں سب نبیوں کے۔﴾

اور فرمان رسولﷺ ہے کہ:''ان النبوۃ والرسالتہ قدانقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی'' ﴿بے شک نبوت اور رسالت کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پس میرے بعد کوئی رسول نہیں کوئی نبی نہیں اور اجماع امت سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہﷺ محل نبوت کی آخری اینٹ ہیں اور ان کی ذات مقدس کے بعد نبوت کا دروازہ مطلقاً بند ہے۔ آپﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت ظلی، بروزی، تشریعی اور غیر تشریعی کی گنجائش نہیں۔﴾

لیکن آپﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ:''انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبین لا نبی بعدی'' ﴿بے شک عنقریب میری امت میں تقریباً تیں (۳۰) کذاب اور دجال ہوں گے۔ وہ سب اپنے آپ کو نبی گمان کریں گے۔ جبکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔﴾

آپﷺ کے فرمان کے مطابق کئی دجال وکذاب آئے۔ جنہوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کا ڈھونگ رچا کر امت محمدیہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی اور کئی سادہ لوح مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کفر کی دلدل میں داخل کر دیا۔

اسی شجر ملعونہ اور خبیثہ کی ایک خاردار شاخ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ناپاک وجود تھا۔ جس نے برٹش گورنمنٹ کی شہ پر نبوت کا دعویٰ کیا اور ہندوستان میں فتنہ وفساد کا ایک طوفان برپا کر دیا۔ اس طوفان کا سامنہ کرنے کے لئے امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ نے اپنی تاثیر اور تقریر کے ذریعے مسلم قوم کو بیدار کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریر نے عجیب تاثیر دکھائی کہ مسلم قوم کو ناموس رسالتﷺ پر مر مٹنے کے لئے مجبور کر دیا۔ مسلمانوں نے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا اور ہزاروں جانوں نے اس طوفان کا سامنہ کرتے ہوئے ہندوستان کی گلیوں کو اپنے خون سے رنگین کر کے جام شہادت نوش کیا اور آنے والے مسلمانوں کے لئے بے مثل اور بے نظیر یادگار یادیں چھوڑیں۔ انہیں یادوں میں سے چند قارئین کرام کے لئے پیش خدمت ہیں:

1927ء میں راجپال گستاخ رسول نے رسول اکرمﷺ کی شان میں گستاخیوں پر مشتمل ایک غلیظ کتاب شائع کی۔ اس گستاخی پر پورے ہندوستان میں ایک کہرام مچ گیا۔ مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت کے جسٹس دلیپ سنگھ نے راجپال کو

رہا کر دیا۔ حالات نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حکومت کی بے شمار پابندیوں کے باوجود ایک احتجاج جلسہ منعقد کیا۔ اسی جلسہ میں حضرت مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا احمد سعیدؒ دہلوی بھی شریک تھے۔ جلسہ ایک احاطہ میں ہوا۔ دروازے پر مسلح پولیس کا پہرہ تھا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ:

آج آپ لوگ جناب فخر رسل خاتم النبیین ﷺ کی عزت وناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا احمد سعیدؒ کے دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔

دوران تقریر اچانک فرمانے لگے کہ: ارے دیکھو تو اماں عائشہؓ دروازے پر تو نہیں کھڑیں۔

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ان الفاظوں نے عجیب تاثیر دکھائی۔ جلسہ گاہ میں کہرام مچ گیا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور لوگوں کی نگاہیں بے ساختہ دروازے کی جانب اٹھ گئیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرمانے لگے کہ دیکھو دیکھو سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ اٹھے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ وحضرت عائشہؓ پریشان ہیں۔ امہات المومنینؓ آج تم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ پکارتی ہیں۔ وہی حضرت عائشہؓ جنہیں رسول اللہ ﷺ پیار سے حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔ جنہوں نے حبیب پاک ﷺ کو آخری وقت مسواک چبا کر دی تھی۔ ان کی ناموس پر قربان ہو جاؤ۔ سچے بیٹے ماؤں کی عزت وناموس کے لئے کٹ مرا کرتے ہیں۔ وہ دیکھو سیدہ فاطمۃ الزہراؓ فرماتی ہیں کہ ہے کوئی باغیرت مسلمان جو میرے ابا کا انتقام لے۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مسلمانو! یا تو سننے والے کان نہ رہیں۔ یا لکھنے والا ہاتھ نہ رہے۔ اور بکنے والی زبان نہ رہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریر تاثیر دکھا چکی تھی۔ ایک نوجوان ترکھان کے بیٹے نے ہاتھ میں چھری لی اور شاتم رسول راجپال کو جہنم واصل کر دیا۔ اس مرد مجاہد کو آج بھی دنیا غازی علم الدین شہیدؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو تین سال کے لئے بحوالہ زندان کو دیا اور غازی علم الدین شہیدؒ کو سزائے موت سنائی گئی۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ایک دفعہ گرفتار ہو کر اسی جیل میں گئے تو جیل وارڈن نے کہا کہ حضرت! آپ بہت خوش نصیب ہیں۔ یہ وہ کوٹھڑی ہے جس میں غازی علم الدین شہیدؒ کو گرفتار کر کے رکھا گیا تھا۔ ایک دفعہ رات کو میرا پہرہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ کوٹھڑی روشن ہے۔ میں دوڑ کر آیا کہ کہیں قیدی نے اپنے آپ کو آگ نہ لگالی ہو۔ جب میں کوٹھڑی میں داخل ہوا تو کوٹھڑی کو سراپا نور پایا اور غازی علم الدینؒ آرام فرما رہے تھے۔ کافی دیر میں وہاں کھڑا رہا

پھر غازی علم الدینؒ کو بیدار کیا اور نور کی وجہ پوچھی۔ بہت اصرار کے بعد غازی علم الدینؒ کہنے لگے کہ مجھے حضورﷺ کی زیارت ہوئی ہے اور مجھے فرمایا علم الدینؒ ڈٹ جاؤ۔ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

1935ء میں ضلع گوڑ گانواں کے ڈاکٹر انچارج شفاخانہ حیوانات نے حضور اکرمﷺ کی شان میں گستاخی کر کے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ گستاخی یہ کی کہ اپنے شفاخانہ کے گدھوں میں سے ایک کا نام (نعوذباللہ من ذالک) حضورﷺ کے نام پر رکھ دیا۔ مسلمانان ہند کا خون کھولنے لگا۔ وہ زخم جو ذلیل راجپال نے 1927ء میں لگائے تھے آج 1935ء میں پھر تازہ ہو گئے۔ مسلمانان ہند کی ولولہ انگیز غیرت ایمانی کو دیکھ کر برٹش گورنمنٹ نے اس بدبخت گستاخ ڈاکٹر کا گوڑ گانواں سے ضلع حصار تبادلہ کر دیا۔ لیکن گورنمنٹ مسلم قوم کے غصہ سے اس کو محفوظ نہ رکھ سکی۔ مرد مجاہد عاشق رسولﷺ غازی مرید حسینؒ نے طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ضلع حصار میں اس گستاخ کو آڑے ہاتھوں لیا اور جہنم واصل کر دیا۔ بعد ازاں اپنے آپ کو خود گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ قانونی موشگافیوں سے فائدہ اٹھا کر غازی مرید حسینؒ بچ سکتے تھے۔ لیکن عشق رسولﷺ میں جام شہادت نوش کرنے کا شوق غالب تھا۔ بالآخر 24 ستمبر 1937ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح نو بجے یہ مرد مجاہد ہنستا مسکراتا اور چمکتا دمکتا چہرہ لئے خوشی خوشی صلوعلیہ کے ترانے گاتا ہوا جام شہادت نوش فرما گیا۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک نو سال کا بچہ بھی گرفتار ہو کر کوٹ لکھپت جیل میں آ گیا۔ دوسروں کی طرح اس کو بھی کوڑے مارے گئے۔ لیکن جذبہ دین اور استقامت ایسی کہ سب دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ ماں باپ کو نہیں پکارا۔ اپنی مظلومیت کی کسی سے شکایت نہیں کی۔ جب کوڑا لگتا تو یہ بچہ ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتا۔ یونہی کوڑے برداشت کرتی ہوئی یہ معصوم جان شہادت کا جام پی کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔

اسی تحریک میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برات لے کر لاہور میں دہلی دروازے کی طرف آ رہی تھی کہ سامنے سے فائرنگ کی آواز آئی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقاء نامدارﷺ کی عزت و ناموس کے لئے لوگ سینہ تانے گولیاں کھا رہے ہیں تو اس عورت نے برات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا اور بیٹے کو بلا کر کہا کہ آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقائے نامدارﷺ کی عزت پر قربان ہو جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری برات میں آقائے نامدارﷺ کو مدعو کروں گی۔ جاؤ اور پروانہ وار شہید ہو جاؤ۔ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدارﷺ کی عزت کے لئے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔ سب سینہ پر گولیاں کھائیں۔

اسی تحریک میں کرفیو لگ گیا۔ اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا اور مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی اور شہید ہو گیا۔ دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہد ان لا

الــــہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی اور شہید ہوگیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا۔ ان کی لاشوں کے قریب کھڑا ہوکر اشھــد ان محــمد الرسول اللہ کہا کہ گولی لگی اور شہید ہوگیا۔ چوتھا آدمی آگے بڑھا اور تین کی لاشوں کے قریب کھڑے ہوکر کہا حــئی علی الصلوٰۃ کہ گولی لگی شہید ہوگیا۔ اسی طرح پانچواں مسلمان آگے بڑھا۔ غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہوگئے۔ مگر اذان مکمل کرکے چھوڑی۔

تحریک ختم نبوت میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس نے کہا ختم نبوت زندہ باد۔ پولیس والے نے بٹ مارا۔ اس نے کہا ختم نبوت زندہ باد۔ پولیس والے مارتے رہے اور وہ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اس کو فوجی عدالت میں لایا گیا۔ اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا کہ ایک سال سزا۔ اس نے سن کر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے سزا دو سال کردی۔ اس عاشق نے پھر نعرہ لگایا۔ غرض یہ کہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔ فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی تو دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرہ سے باز نہیں آرہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ اس کو باہر لے جاکر گولی ماردو۔ اس نے گولی کا نام سن کر دیوانہ وار رقص شروع کردیا۔ یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ اس کو رہا کردو۔ اپنی رہائی کا سن کر اس نے پھر نعرہ لگادیا کہ ختم نبوت زندہ باد!

قارئین کرام! آپ بھی کہہ دیں ختم نبوت زندہ باد!

دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور لوگ دیوانہ وار پروانہ وار سینہ پر گولیاں کھاکر آقائے نامدار ﷺ پر جان قربان کرتے رہے۔ جب جلوس نکلنے بند ہوگئے تو ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے معصوم پانچ سالہ بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا کر لایا۔ باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے بزرگ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کرکے گزر گئیں۔ دونوں شہید ہوگئے۔ مگر تاریخ میں ایک باب جدید کا اضافہ کرگئے اور مسلم قوم کو ایک سبق سمجھا گئے کہ اگر ناموس رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین ﷺ کی خاطر اسی سالہ بوڑھے اور پانچ سالہ بچے کو بھی جان قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا۔

جناب صاحبزادہ طارق محمود کو صدمہ!

صاحبزادہ طارق محمود کے بہنوئی جناب صوفی محمد اشرفؒ ہری پور ہزارہ میں گزشتہ ماہ مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ صاحبزادہ طارق محمود نے پڑھائی۔ قارئین سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین!

ضبط وترتیب: خالد مبین' اسلام آباد

بائبل کے متعلق چند حقائق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

آسمانی مذہب کی بنیاد آسمانی کتب' یعنی خدائی احکامات پر ہوتی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام' اللہ تعالیٰ کے منتخب و برگزیدہ بندے ہوتے ہیں' انہیں ہدایات و احکامات بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملتے ہیں۔ مخلوق کا خالق سے تعلق جوڑنا' اللہ تعالیٰ کی واحدانیت بیان کرنا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے احکامات انسانوں تک پہنچانا' تمام انبیاء کی دعوت کا مرکزی نقطہ رہا ہے' مگر احکام کے اعتبار سے ہر نبی کی ترتیب میں فرق رہا اور اس کی بنیاد ارتقاء پذیر انسانی ذہنی کیفیات اور اس کی تمدنی ضروریات پر رہی ہے' جوں جوں انسان ذہنی ارتقائی منازل طے کرتا رہا' احکامات شریعت میں بھی اسی طرح تبدیلی آتی رہی' سابقہ احکامات منسوخ ہوتے گئے اور نئے احکامات نازل ہوتے رہے' یہاں تک کہ جب انسانی ذہن کا ارتقاء اپنے عروج کو پہنچ گیا تو اللہ رب العزت نے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ترین شریعت دے کر مبعوث فرمادیا اور دستور کے مطابق سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں' چونکہ وحی الٰہی کا سلسلہ اب ختم ہونا تھا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے مکمل ترین شریعت نازل فرمادی۔

سابقہ آسمانی کتب چونکہ کسی ایک قوم' خطے اور مخصوص ومحدود مدت کے لئے نازل ہوتی تھیں' اور مدت مقررہ گزرنے پر ان احکام کی وہ حیثیت وضرورت برقرار نہ رہی' جب ان کے احکام منسوخ ہوئے تو ان کے متن بھی محفوظ نہ رہ سکے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر احکامات نازل فرمادیئے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت ان احکام اور ان کے متن کے محفوظ کرنے کی نہ تھی' کیونکہ وہ احکام عارضی تھے' مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت' جس میں بہن بھائیوں کی باہم شادیوں کی اجازت تھی' جیسا کہ عیسائی اور یہودی بھی مختلف انبیاء کی شریعت کے احکام میں اختلاف اور بعض احکام کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں (بائبل) مگر وہ بعد کی شریعتوں میں منسوخ کردی گئی' مثلاً عبرانیوں ۸:۱۳ میں ہے:

''جب اس نے نیا عہد کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا اور جو چیز پرانی اور مدت کی ہوجاتی ہے وہ مٹنے کے قریب ہوتی ہے۔''

اس مختصر پس منظر کے بعد ہم سابقہ آسمانی کتب کا جائزہ لیتے ہیں:

سب سے پہلے ایک اصول ذہن میں رکھئے کہ کسی کتاب کے آسمانی اور واجب التسلیم ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے ٹھوس دلیل سے یہ ثابت کیا جائے کہ یہ کتاب فلاں پیغمبر کے واسطے سے لکھی گئی اس کے بعد ہمارے پاس سند متصل کے ساتھ بغیر کسی کمی بیشی اور تغیر وتبدیل کے پہنچی ہے۔

عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس بائبل (جسے وہ کتاب مقدس بھی کہتے ہیں) کی صورت میں تمام سابقہ آسمانی کتب وصحائف موجود ہیں' جن کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ وہ سب الہامی ہیں اور غلطی سے پاک ہیں اور انہیں روح القدس کی مدد سے تحریر کیا گیا ہے' لیکن جب ان سے ان کے اس دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے تو وہ عاجز آجاتے ہیں' کیونکہ بائبل میں موجود مواد ان کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرتا ہے۔

بائبل میں شامل کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے' پہلے حصے کو عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ عتیق (Old Testament) کہا جاتا ہے' دوسرے حصے کو عہد نامہ جدید (New Testament) کہا جاتا ہے۔

عہد نامہ قدیم میں وہ کتابیں شامل ہیں' جن کی نسبت ان کا دعویٰ ہے کہ یہ ان پیغمبروں کے واسطے سے ہمارے پاس پہنچی ہیں' جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے گزر چکے ہیں۔ عہد نامہ جدید میں وہ کتابیں شامل ہیں' جن کی نسبت عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ عیسیٰؑ کے بعد الہام کے ذریعے لکھی گئی ہیں۔ ان دونوں مجموعوں کا نام بائبل ہے جو یونانی لفظ ہے' جس کے معنی کتابوں کے ہیں' پھر ان دونوں عہدوں کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ جن پر تمام عیسائی متفق ہیں' دوسری وہ جن کی الہامی حیثیت خود عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے درمیان متنازعہ ہے۔

عہد نامہ عتیق یا عہد نامہ قدیم' جن کتابوں پر تمام عیسائی متفق ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) پیدائش' (۲) خروج' (۳) احبار' (۴) گنتی' (۵) استثناء' (۶) یشوع' (۷) قضاۃ' (۸) روت' (۹) سموئیل ا' (۱۰) سموئیل ۲' (۱۱) سلاطین ا' (۱۲) سلاطین ۲' (۱۳) تواریخ اول' (۱۴) تواریخ دوم' (۱۵) عزرا' (۱۶) نحمیاہ' (۱۷) آستر' (۱۸) ایوب' (۱۹) زبور' (۲۰) امثال' (۲۱) واعظ' (۲۲) غزل الغزلات' (۲۳) عاموس' (۲۴) عبدیاہ' (۲۵) یوناہ' (۲۶) میکاہ' (۲۷) ناحوم' (۲۸) حبقوق' (۲۹) صفنیاہ' (۳۰) حجی' (۳۱) زکریاہ' (۳۲) ملاکی۔

یہ ۳۲ کتابیں پوٹسٹنٹ عیسائیوں کے علاوہ یہودیوں کے نزدیک بھی مقدس ہیں۔

جبکہ رومن کیتھولک عیسائیوں کی زائد کتب یہ ہیں' جو پروٹسٹنٹ کے نزدیک غیر معتبر ہیں:

(۱) طوبیاہ' (۲) یہودیت' (۳) حکمت' (۴) یسوع بن سیراخ' (۵) باروخ' (۶) دانش (اسے دانش سلیمان بھی کہتے ہیں)' (۷) مکابیں اول' (۸) مکابیں دوم۔

جن کتابوں کے الہامی ہونے کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے' خود ان کی تعین میں پایا جانے والا یہ اختلاف اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کے لئے کافی ہے' ایک کتاب ایک عیسائی فرقے کے نزدیک الہامی ہے اور دوسرا اس کے غلط اور من گھڑت ہونے کا مدعی ہے' یہی حال ان میں موجود مواد کا ہی' ایک فرقہ کسی حصہ کو الہامی قرار دیتا ہے تو دوسرا اس میں تحریف کا قائل ہے۔

اس کے علاوہ چند صحیفے یونانی عہد نامے میں پائے جاتے ہیں' جو کسی اور نسخے میں نہیں ملتے مثلاً:

(۱) تین معصوم بچوں کا نغمہ' (۲) بیل اور اژدھا' (۳) مناسیس شاہ یہودا کی دعا'

(۴) اوراس اول' (۵) اوراس دوم' (۶) تاریخ سوسانہ۔

اس کے علاوہ کچھ صحیفے ایسے ہیں' جن کا ذکر عہد قدیم کی بعض کتب میں ملتا ہے' مگر وہ صحیفے اب موجود نہیں مثلاً:

عہد نامہ موسیٰ' (جس کا ذکر خروج باب ۷ فقرہ ۲۴ میں ہے ﴿ اسے ۷:۲۴ کی مختصر ترکیب سے بھی لکھا جا سکتا ہے ﴾)۔

کتاب اعمال سلیمانؑ (جس کا ذکر سلاطین اول ۱۱:۴۱ میں ملتا ہے)۔

کتاب امثال سلیمانؑ (جس کا ذکر سلاطین اول ۴:۳۲ میں موجود ہے)۔

خداوند کا جنگ نامہ (گنتی باب ۲۱ فقرہ ۱۴)۔

آشر کی کتاب (یشوع باب ۱۰ فقرہ ۱۳)۔

ناتن نبی کی کتاب (تواریخ دوم ۹:۲۹)۔

یاہو بن حنانی کی تاریخ کی کتاب (تواریخ دوم ۲۰:۳۴)۔

یہ کتابیں اب دنیا میں موجود نہیں ہیں' کیا یہ کتابیں الہامی نہ تھیں؟ اگر الہامی تھیں تو کہاں گئیں؟ جب موجود نہیں تو معلوم ہوا کہ بائبل الہامی کتابوں کا مجموعہ نہیں' اور ہو سکتا ہے کہ ان مفقود کتابوں میں ان موجودہ دستیاب کتابوں سے زیادہ اہم مواد موجود ہو' اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان گمشدہ کتابوں سے مطلب کی چیزیں منتخب کر کے باقی کو جان بوجھ کر تلف کیا گیا ہو۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ عیسائی محققین کے مطابق ان کتابوں کو مقدس کتابوں کا درجہ ان کے مصنفین نے نہیں دیا' بلکہ بعد کے معتقدین نے دیا ہے' ممتاز عیسائی پادری ڈملو اپنی تفسیر بائبل میں لکھتے ہیں:

تین اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر ان کتابوں کو مقدس قرار دیا گیا: (۱) کچھ کتابیں پرانے وقتوں سے چلی آ رہی تھیں اور مشہور و معروف تھیں یا (۲) کچھ کتابیں بڑی بڑی شخصیات کی طرف منسوب تھیں' مثلاً موسیٰ کی کتابیں' داؤد کے زبور' سلیمان کی امثال یا (۳) کچھ کتابوں کا مذہبی تاریخ یا قومی تہواروں کے ساتھ تعلق تھا' کتابوں میں خدا تعالیٰ کا ذکر الہامی عنصر کی موجودگی' ان کو لوگوں کی نظر میں الہامی اور مقدس بنا دیتا ہے۔ (صفحہ xiii)

پرانے عہد نامہ کو مقدس قرار دینے کی قطعی تاریخ غیر یقینی ہے' یہ زمانہ بمشکل دوسری صدی قبل مسیح کے آخر سے ذرا پہلے کا ہوگا۔ (صفحہ xiv)

بائبل میں انسانی اور خدائی کلام دونوں ہیں' ہمیں جاننا چاہئے کہ خدائی اور انسانی کلام ملے ہوئے ہیں' ہم کسی حصہ کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ''یہ خدائی کلام ہے'' کچھ حصوں مثلاً اناجیل میں خدائی کلام زیادہ ہے' دوسرے حصوں مثلاً تواریخ میں انسانی کلام زیادہ ہے' بائبل ایک قیمتی کان ہے' جس میں سونے کے ساتھ پتھر اور مٹی بھی ملی ہوئی ہے' کان کا ایک حصہ دوسرے سے اچھا ہے' لیکن کسی حد تک ساری کان میں سونے کی چمک دمک موجود ہے۔

(The Rev .S.R. Dumelows A commentary on the Holy Bible. Edition-1944)

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں تحریر ہے کہ: ’’بائبل کی کسی کتاب کا کوئی مصنف بھی یہ نہیں کہتا کہ میں روح القدس کی ہدایت سے لکھ رہا ہوں اور یہ کہ یہ الہامی کلام ہے‘ بلکہ انہوں نے ان کتابوں کو یہ سوچ کر بھی نہیں لکھا تھا کہ ہم کسی مقدس کتاب کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔‘‘ (صفحہ۲۷۸‘ جلد۳‘ مطبوعہ ۱۹۱۰ء)

تورات:

عہدنامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں‘ یعنی: پیدائش‘ خروج‘ احبار‘ گنتی اور استثناء حضرت موسیٰ ؑ کی طرف منسوب ہیں اور انہیں تورات کہا جاتا ہے‘ کبھی کبھی یہ لفظ تمام عہد نامہ قدیم کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ (ان پانچ کتابوں کو صحائف موسیٰ ؑ ‘اسفار خمسہ‘ بھی کہا جاتا ہے) تورات کو حضرت موسیٰ ؑ کی تصنیف قرار دیا جاتا ہے‘ حالانکہ خود تورات کے مطالعے سے اس کی تردید ہوجاتی ہے۔

اگر آپ عہد نامہ قدیم کی دوسری کتب مثلاً زبور‘ نحمیاہ‘ یرمیاہ‘ حزقی ایل کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ لکھنے کا رواج اس وقت بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آج ہے‘ یعنی لکھنے والا خود کو متکلم کے صیغے میں لکھتا ہے‘ تورات اگر حضرت موسیٰ ؑ کی تصنیف ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام اپنی ذات کے لئے متکلم کا صیغہ استعمال فرماتے لیکن آپ تورات پوری پڑھ کر دیکھ لیں کسی ایک مقام پر بھی متکلم کا صیغہ استعمال نہیں ہوا‘ ہر جگہ غائب کا صیغہ ہی استعمال ہوا ہے‘ اور پھر تورات کی آخری کتاب استثناء تو گویا پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ تورات کو حضرت موسیٰ ؑ نے نہیں لکھا‘ ملاحظہ فرمائیے‘ استثناء باب ۳۴ فقرہ ۵تا۱۰:

> ’’۵ پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی‘ ۶ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں‘ ۷ اور موسیٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا اور نہ تو اس کی آنکھ دھندلانے پائی اور نہ اس کی طبعی قوت کم ہوئی‘ ۸ اور بنی اسرائل موسیٰ کے لئے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک روتے رہے‘ پھر موسیٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہوئے‘ ۹ اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا‘ انہوں نے ویسا ہی کیا۔‘‘

ان تمام فقرات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہورہا ہے کہ اس کتاب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تحریر نہیں فرمایا بلکہ کسی ایسے شخص نے اسے لکھا ہے جس کے لکھنے سے قبل ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے تھے اور حضرت یوشع بن نون خلیفہ ہوچکے تھے۔

بائبل تحریفات سے لبریز ہے‘ یہاں صرف استثناء سے ایک مثال پیش ہے‘ مطبوعہ بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور‘ کتاب مقدس مطبوعہ ۱۹۱۶ء میں استثناء باب ۳۳ فقرہ ۱تا۲:

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا' فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا' دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔"

پہلے نسخے میں دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آنا اور تاریخ اور حدیث میں فتح مکہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرامؓ کا ہونا' اس پیش گوئی کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آنے کے لئے نہایت واضح اور صاف تھی مگر موجودہ نسخہ سے دس ہزار کے بجائے لاکھوں کر دیا۔ ذرا غور فرمایئے یہ تحریف کا بین ثبوت ہے جو چند سالوں کے زمانہ میں کی گئی نا معلوم اس امت نے دو ہزار سال میں کیا کیا تحریف نہ کی ہوگی؟

رومن کیتھولک کی عبارت اس جگہ پر یہ ہے: "وہ مریبہء قادیش سے آیا"

یہاں سرے سے کسی بھی عدد کا تذکرہ نہیں ہے۔

عہد نامہ قدیم کے متعلق یہ چند گزارشات تھیں۔

عہد نامہ جدید:

بائبل کا دوسرا حصہ عہد نامہ جدید کہلاتا ہے' اس میں شامل کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

متی کی انجیل' مرقس کی انجیل' لوقا کی انجیل' یوحنا کی انجیل' رسولوں کے اعمال' رومیوں کے نام پولس کا خط' کرنتھیوں کے نام پولس کا خط' کرنتھیوں کے نام پولس کا دوسرا خط' گلتیوں کے نام پولس کا خط' افسیوں کے نام پولس کا خط' فلپیوں کے نام پولس کا خط' کلسیوں کے نام پولس کا خط' تھسلنیکیوں کے نام پولس کا پہلا خط' تھسلنیکیوں کے نام پولس کا دوسرا خط' تیمتھیس کے نام پولس کا پہلا خط' تیمتھیس کے نام پولس کا دوسرا خط' ططس کے نام خط' فلمیون کے نام خط' عبرانیوں کے نام خط' یعقوب کا عام خط' پطرس کا عام خط' پطرس کا دوسرا خط' یوحنا کا پہلا عام خط' یوحنا کا دوسرا خط' یوحنا کا تیسرا خط' یہوداہ کا عام خط' یوحنا عارف کا مکاشفہ۔

عہد نامہ جدید کو دوسری صدی عیسوی تک انجیل کہا جاتا تھا (اس کے معنی خوشخبری یا بشارت کے ہیں' اسے انگریزی میں گوسپل کہتے ہیں) لیکن آج کل عیسائیوں کے نزدیک انجیل سے مراد وہ چار کتب ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کے حالات زندگی' معجزات اور تعلیمات کے متعلق مختلف اوقات میں لکھی گئیں اور متی' مرقس' لوقا اور یوحنا سے منسوب ہیں' اب بھی کبھی کبھی تمام عہد نامہ جدید کو انجیل کہہ دیا جاتا ہے۔

عہد نامہ جدید پر بات کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا' چنانچہ انجیل متی باب ۱۵ فقرہ ۲۴' ۲۵ میں ہے:

"میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

اور جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو انہیں سختی سے حکم دیا کہ وہ صرف بنی اسرائیل کے لوگوں کو دعوت دیں' انجیل متی ہی کے باب ۱۰ فقرہ ۵ تا ۷ میں ہے۔

ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا: غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا'

اور بنی اسرائیل کی زبان عبرانی تھی‘ حضرت عیسیٰ نسل‘ وطن کے اعتبار سے اسرائیلی تھے‘
ماں کے توسط سے بھی آپ کا نسب نامہ بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام سے
ملتا ہے۔ (متی:۱۔۱)

چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کو جو کتاب دی گئی وہ عبرانی زبان میں تھی‘ کیونکہ نبیوں کو کتاب ان کی مادری زبان میں دی جاتی تھی‘ اب بھی کسی زبان میں بائبل کا ترجمہ دیکھ لیجئے حضرت عیسیٰؑ کے آخری الفاظ ”ایلی ایلی لما شبقتنی“ عبرانی میں ہیں‘ لیکن عہد نامہ جدید کے جو قدیم ترین اجزاء اب تک دستیاب ہو سکے ہیں‘ ان میں سے کوئی بھی عبرانی میں نہیں بلکہ یونانی میں ہیں اور تمام اناجیل اس سے ترجمہ کی جاتی ہیں‘ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصل انجیل ضائع ہو چکی ہے اور تمام موجودہ یونانی نسخے اس سے ماخوذ یا اس کے تراجم ہیں۔

پھر جو کتاب حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی‘ وہ یقیناً ایک ہی تھی اور اس میں احکامات تھے‘ چنانچہ انجیل مرقس باب ۱۰ فقرہ ۲۹ میں: یسوع نے کہا:

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور انجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔“

اس فقرہ سے واضح ہوتا ہے کہ انجیل ایک ہی تھی‘ لیکن اب ہمارا واسطہ اناجیل اربعہ یعنی انجیل متی‘ انجیل مرقس‘ انجیل لوقا‘ انجیل یوحنا سے پڑتا ہے‘ جن کا اسلوب حضرت عیسیٰؑ کی سوانح کا سا ہے۔

پھر موجودہ عیسائیت کا اثاثہ صرف یہ چار اناجیل نہیں ہیں‘ بلکہ یہ چار تو بذریعہ فال بغیر کسی سند کے لاتعداد انجیل میں سے نیقیہ کی کونسل نے ۳۲۵ عیسوی میں منتخب کیں اور باقی انجیل کو متروک‘ منسوخ قرار دے کر ترک کر دیا گیا‘ محققین یورپ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ابتدائی تین صدیوں میں ایک سو سے زائد انجیلیں پائی جاتی تھیں‘ انجیل لوقا میں خود لوقا تحریر کرتا ہے:

”چونکہ بہتوں نے کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئی ہیں ان کو ترتیب وار بیان کریں‘ جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے تھے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا‘ اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔“ (لوقا باب:۱‘ فقرہ ۱ تا ۶)

اور انجیل یوحنا باب ۲۰ فقرہ ۳۰ میں ہے:

”اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔“

(ان حوالوں سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اناجیل کئی لکھی گئیں‘ بلکہ یہ حوالے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ موجودہ اناجیل درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور سیرت و کردار کے کچھ پہلوؤں کی آئینہ دار ہیں‘ جو چار مختلف مصنفوں کی تحریر کردہ ہیں‘ جو خدا کا کلام نہیں ہیں‘ خدا کا کلام تو دور یہ خود عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کا کلام بھی

نہیں ہے)' جن میں سے بعد میں قسطنطین اعظم کی سربراہی میں کلیسا کی نیقیہ کی کونسل نے چار کو چھوڑ کر باقی کو متروک قرار دے دیا' ان متروک اناجیل کو انگریزی میں اپوکرفل (Apocryphal) یعنی غیر مستند اور متروک حصے ہیں۔

عیسائی ادب میں مندرجہ ذیل اناجیل کا ذکر ملتا ہے:

انجیل طفولیت (منسوب بہ متی)' انجیل پطرس (مروجہ) انجیل اول یوحنا (مروجہ) انجیل دوم یوحنا' انجیل اندریاس' انجیل فیلبوس' انجیل بارتھالوی' انجیل اول طفولیت (منسوب بہ توما)' انجیل یعقوب' انجیل نیقودیس' انجیل متھیاس' انجیل مرقس (مصریوں کی)' انجیل مرقس (مروجہ)' انجیل برناباس' انجیل لوقا (مروجہ)' انجیل متی (مروجہ)' انجیل تھیڈئیس' انجیل پولوس' انجیل بسی لیڈس یا بازی دس' انجیل سرتھس' انجیل ابیانی' انجیل یہودیہ' انجیل مارکیون' انجیل ناصرین' انجیل ٹاٹیان' انجیل ولن ٹینس' انجیل سٹی تھیئس' انجیل ولادت مریم' انجیل جوڈرس' انجیل کاملیٹ۔

دیکھئے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا تحت مادہ اپوکرفل لٹریچر اسی انسائیکلو پیڈیا میں لفظ گوسپل کے مادہ کے تحت مزید نام بھی ملتے ہیں۔

مندرجہ بالا اناجیل کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے خطوط کی ہے جو حواریوں سے منسوب ہیں اور عیسائیوں کے مختلف فرقے اپنے عقائد و خیالات کی تائید میں انہیں پیش کرتے تھے۔ ان خطوط کی تعداد ایک سو تیرہ تک پہنچتی ہے۔

انیسویں صدی میں ویٹیکن کے کتب خانے سے متروک انجیلوں کا ایک نسخہ برآمد ہوا' جس میں ان چاروں مروجہ اناجیل کے علاوہ بہت کچھ مواد تھا۔

اب ذرا یہ دیکھئے کہ یہ مروجہ عہد نامہ جدید کس ترتیب سے لکھا گیا؟ چاروں اناجیل سے (جو خدائی کلام کہلاتی ہیں) پہلے پولوس کے خطوط لکھے گئے' برنٹین نے ''سولائزیشن آف دی ویسٹ'' میں لکھا ہے: سینٹ پال (پولوس رسول) کا خط کرنتھیوں کے نام ۵۵ء میں لکھا گیا' رسولوں کے اعمال کا زمانہ تحریر ۶۰ء سے ۶۶ء ہے۔ مرقس کی انجیل ۶۵ء میں' متی اور لوقا کی اناجیل ۸۰ء اور ۸۲ء کے درمیان لکھی گئیں اور یوحنا کی انجیل ۱۰۰ء میں تحریر کی گئی۔

انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا بتاتا ہے کہ: ''یہ کتب پہلی پشت کے زمانے میں اس لئے نہیں لکھی گئی تھیں کہ عیسائی روزانہ اس امید میں رہتے تھے کہ عیسیٰ آسمان سے واپس اتر آئے گا۔'' (صفحہ ۷۸ مطبوعہ ۱۰۔۱۹۱۱ء)

اب ان چار اناجیل کا حال بھی مختصراً ملاحظہ فرمائیے! سب سے قدیم انجیل متی کی تسلیم کی جاتی ہے اور اسے ایک حواری متی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے' حالانکہ انجیل متی کے مطابق اسے متی حواری نے نہیں لکھا' انجیل متی باب ۹ فقرہ ۹ میں ہے:

''یسوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے کہا: میرے پیچھے ہولے' وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہولیا۔''

اگر اسے متی حواری نے لکھا ہوتا تو اپنے آپ کو غائب کے صیغے کے بجائے متکلم کے صیغوں سے تحریر کرتا کیونکہ لکھنے کا طرز اس وقت بھی ایسا ہی تھا' جیسا کہ آج ہے' مثال کے لئے دیکھئے پولوس کے خطوط' جن میں وہ اپنے آپ کو

متکلم کے صیغوں سے لکھتا ہے۔

اسی طرح انجیل لوقا کے متعلق آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ اس نے اپنی انجیل کی ابتدا میں لکھا ہے کہ اس نے یہ انجیل تھیفلس کے ساتھ خط و کتابت کی بنا پر لکھی (کیسی ستم ظریفی ہے کہ اسے الہامی قرار دے کر مذہبی کتاب کا درجہ دے دیا گیا) حوالہ دوبارہ پڑھ لیجئے:

''چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں' جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے' ان کو ہم تک پہنچایا' اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی یہ مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔'' (لوقا باب ا فقرہ ا تا ۶)

اس میں دو باتیں خاص طور پر غور طلب ہیں:

۱:......وہ تھیفلس کا مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ عیسیٰؑ کی باتیں جن لوگوں نے آنکھوں سے دیکھی تھیں' انہوں نے جس طرح ہم تک پہنچائی ہیں' ان کو بہت سے لوگ ہم سے نقل کر رہے ہیں' اس لئے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کو خود ہی صحیح طریقہ سے جمع کر دوں تاکہ تم کو صحیح حقیقت معلوم ہو جائے' اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس نے عیسیٰؑ کا زمانہ نہیں پایا۔

۲:......وہ خود لکھتا ہے کہ: ''سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک دریافت کر کے......'' اگر وہ حواری ہے تو وہ کس سے دریافت کر کے تحریر کر رہا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ لوقا پولوس کا شاگرد ہے' اس نے عیسیٰؑ کو نہیں دیکھا اور عیسائیت کو پولوس (سینٹ پال) سے سیکھا اور پولوس کے متعلق یہ بات تسلیم کی گئی ہے اور اس نے اپنے خطوط میں بھی تحریر کیا ہے:

''وہ ایک متعصب یہودی تھا اور دین عیسوی کا بدترین دشمن تھا اور عیسائیوں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتا تھا' اس نے جب یہ دیکھا کہ عیسیٰؑ کے بعد بھی عیسائیت مسلسل ترقی کر رہی ہے تو اس نے یہودیانہ مکر و فریب سے کام لیا اور اعلان کیا کہ عجیب معجزہ ہوا کہ میں بحالت صحت تھا کہ اچانک اس طرح زمین پر گرا جیسے کوئی کشتی میں پچھاڑ دیتا ہے' اور اس حالت میں حضرت عیسیٰ نے مجھ کو چھوا اور سخت ملامت کی کہ تو ہرگز میرے پیروؤں کے خلاف کوئی کام نہ کرنا' پس میں اسی وقت یسوع پر ایمان لے آیا اور میں یسوع کے حکم سے مسیحی دنیا کی خدمت پر مامور ہو گیا۔''

چنانچہ اس نے کلیسا پر ایسا قبضہ کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کے تربیت یافتہ تمام حواریوں کی جدوجہد پس منظر میں چلی گئی اور پولوس نے دین عیسوی کی اصل صداقتوں کو مٹا کر بدعتوں اور برائیوں کا مجموعہ بنا دیا' الوہیت مسیح' تثلیث وابنیت اور کفارہ کی بدعت ایجاد کر کے دین کا حلیہ بگاڑ دیا' شراب' مردار اور خنزیر کو حلال اور ختنہ اور دوسرے احکامات' جن کی حضرت عیسیٰؑ نے تعلیم دی تھی کو حرام قرار دے دیا۔ پولوس کے ہاتھوں بگڑی یہی وہ عیسائیت ہے' جس سے آج دنیا واقف ہے' اور لوقا اسی پولوس کا شاگرد ہے۔

انجیل یوحنا کے باب ۲۱ فقرہ ۲۴ میں ہے:

''یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔''

یہاں لکھنے والا یوحنا کے متعلق یہ الفاظ کہتا ہے کہ ''یہ وہ شاگرد ہے'' جو یہ شہادت دے رہا ہے' اور ''اس کی شہادت'' (ضمیر غائب کے ساتھ) اور اس کے حق میں ''ہم جانتے ہیں'' کے الفاظ (صیغہ متکلم کے ساتھ) کا استعمال بتا رہا ہے کہ یہ یوحنا حواری کی تصنیف نہیں۔

کیتھولک ہیرالڈ صفحہ ۲۰۵' مطبوعہ ۱۸۴۴ جلد ۳' پر یوں لکھا ہے:

''اسٹارلن نے اپنی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ بلاشک وشبہ پوری انجیل یوحنا اسکندریہ کے مدرسہ کے ایک طالب علم کی تصنیف ہے۔''

یہ ہیں وہ انجیلیں جن کے الہامی نہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے واقعات درج ہیں' اگر یہ انجیلیں حضرت عیسیٰؑ کے انجیل کا کوئی حصہ ہوتیں تو ان میں ان باتوں کا تذکرہ بالکل نہ ہونا چاہئے تھا بلکہ حضرت عیسیٰؑ کے حالات وواقعات تو ان کے حواری بعد میں جمع کرتے اور ان کا درجہ تاریخی ہوتا نہ کہ مذہبی یا الہامی' دوسرے جس طرح ان کتابوں کے مصنفوں کے بارے میں اختلاف ہے' اسی طرح ان کتابوں کے مضامین بھی اختلافات سے بھرے پڑے ہیں' کسی انجیل میں ایک واقعہ کسی اور طریقہ سے بیان ہوا ہے تو دوسری میں دوسرے طریقے سے اور تیسری انجیل میں اس واقعہ کا تذکرہ تک نہیں' یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ نے منسوب اس مذہب کی ان خودساختہ الہامی کتابوں میں حضرت عیسیٰؑ کے نسب نامے پائے جانے والے آپس کے اختلافات ان کے الہامی ہونے کا بھانڈہ بیچ چوراہے میں پھوڑتے ہیں۔

بائبل کے ہر نسخے پر درج ہوتا ہے' (Reviced Version) یعنی نظر ثانی شدہ ایڈیشن اور ہر ایڈیشن میں ترمیم واضافہ کیا جاتا ہے۔ اگر یہ الہامی کتاب ہے تو اس پر نظر ثانی کا کیا مطلب؟ اور ہر دور میں کلیسا کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ ''خدائی کلام'' پر نظر ثانی کرے؟

ماخذ: (بائبل سے قرآن تک) مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ

(عیسائیت کے تعاقب میں) محمد متین خالد

☆☆..................☆☆

حضرت مولانا عبدالروف صاحبؒ ساکن جتوئی!

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

حضرت مولانا عبدالروف صاحبؒ جتوئی کے قریب بستی ٹھارخان کے رہائشی تھے۔ اس لئے آپ اپنے نام کے ساتھ جتوئی کا لاحقہ استعمال کرتے رہے۔ یہ لاحقہ قومیت کا مظہر نہ تھا۔ بلکہ رہائشی قصبہ کے حوالہ سے تھا۔ ورنہ آپ جام برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب راجہ ظفرالحق صاحب جب جناب ضیاء الحق مرحوم کے عہد اقتدار میں وفاقی وزیر مذہبی امور تھے تو انہوں نے چالیس علمائے کرام کی جماعت کو ازہر یونیورسٹی کی دعوت پر ریفریشر کورس میں شمولیت کے لئے مصر روانہ کیا۔ حضرت مولانا عبدالروفؒ اس جماعت میں شامل تھے۔ بعد میں عبدالروفؒ جتوئی کی بجائے عبدالروف ازہری کا لاحقہ بھی مولانا مرحوم نے استعمال کیا۔

حضرت مولانا عبدالروفؒ صاحب کے والد گرامی کا نام جناب جام الٰہی بخشؒ ہے۔ حضرت مولانا عبدالروف کے دادا جناب جام احمد بخش صاحبؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مرید تھے اور مجلس احرار اسلام کے سرگرم رکن تھے۔ قیام پاکستان سے قبل دہلی، سہارنپور، لکھنؤ تک احرار کانفرنسوں میں شرکت کی۔ جتوئی برادری کے جناب حاجی فیض بخش خان جتوئی مرحوم کے آپ دست و بازو تھے۔ جناب حاجی فیض بخش خان اور جناب جام احمد بخش صاحب کی کوششوں سے قیام پاکستان سے قبل حضرت امیر شریعتؒ اور بانی احرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ دیگر احرار رہنماؤں سمیت جتوئی کی احرار کانفرنس میں شریک ہوتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالروفؒ صاحب نے اس ماحول میں آنکھیں کھولیں۔ 1950ء کے قریب آپ پیدا ہوئے۔ سکول کی ابتدائی تعلیم حضرت مولانا عبدالروفؒ نے اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ مولانا عبدالروفؒ کا خط بہت ہی عمدہ اور واضح تھا اور بہت ہی خوش خط ان کی تحریر تھی۔ دینی تعلیم جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور اور دوسری درسگاہوں سے حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف آپ نے جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا عبدالروفؒ کے دادا اور والد نے فراغت کے بعد مولانا عبدالروفؒ کو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے سپرد کر دیا۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ سے آپ نے مناظرانہ تربیت حاصل کی۔ مولانا عبدالروفؒ کو قدرت نے بہت ہی اچھا حافظہ دیا تھا۔ جو بات ایک بار توجہ سے سن لیتے وہ یاد رہ جاتی۔ مطالعہ و کتب بینی سے زیادہ دلچسپی نہ لی۔ ورنہ وہ اپنے حافظہ کے اعتبار سے بہت بڑے مناظر مانے جاتے۔ بایں ہمہ جو کچھ اساتذہ سے پڑھا اسے یاد رکھا۔ بڑے سے بڑے قادیانی مناظر کو چت کرنے کے لئے وہ کافی تھا۔ لاہور میں مجلس کے مبلغ مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ ملتان مرکز میں

بھی آپ کی ڈیوٹی لگی۔ گوجرانوالہ اور کنری میں مجلس کے مبلغ رہے۔ کچھ عرصہ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد میں حضرت مولانا تاج محمودؒ کی زیرنگرانی کام کیا۔ بھرپور محنتی شخص تھے۔ قدرت نے کام کرنے کا جذبہ اور سلیقہ نصیب کیا تھا۔ مزاج خالص احراری تھا۔ کبھی بڑے سے بڑے شخص سے مرعوب نہ ہوئے جس سے دشمنی تھی اس کے لتے لینے میں فیاض طبع تھے۔

گوجرانوالہ میں قیام کے دوران معلوم ہوا کہ قادیانی گرو مرزا طاہر آیا ہے اور محفل سوال جواب منعقد کی ہے۔ مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔ وہاں جادھمکے۔ چند سیدھے سادھے چبھتے اور کڑوے سوال کر کے قادیانی محفل کا مزہ کڑوا کر دیا۔ مرزا طاہر نے مجلس کے اختتام کا اعلان کر کے فرار میں عافیت جانی۔ غرض مولانا عبدالروفؒ بہت ہی دبنگ قسم کے عالم دین تھے۔ آرام نام کی کوئی چیز ان کی لغت میں نہ تھی۔ صبح وشام' دن ورات ایک کر کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہے۔

حضرت مولانا غلام حیدر میاں چنوں کی وفات کے بعد اسلام آباد کے لئے آپ مبلغ مقرر ہوئے۔ راولپنڈی' اسلام آباد اور سرحد کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے آپ نے دن رات ایک کر دیا۔ قدرت نے آپ کو اچھے انسان کی تمام خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ سرکاری افسران میں آپ نے تبلیغ کے لئے راستہ نکالا اور دیانتداری کی بات ہے کہ چھا گئے۔ جس افسر سے تعلق ہوا زندگی بھر اس سے دین کا کام لینے کے علاوہ جماعتی رفقاء کے جائز کام لینے کا بھی راستہ ہموار کیا۔ اسلام آباد میں ہونے کے ناطے آپ نے پورے ملک کے دوستوں کے کام کروائے۔ اراکین اسمبلی' سرکاری افسران' علماء ومشائخ سے خاصی شناسائی نے آپ کے تبلیغی کام کو مہمیز لگائی۔ وہ کامیاب سفیر ختم نبوت تھے۔

1974ء اور 1984ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ بہت ہی حوصلہ والے شخص تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مولانا ضیاء القاسمی مرحوم اور فقیر کے ذمہ پورے پنجاب کا دورہ کر کے 27اپریل 1984ء کے احتجاجی مظاہرہ کو اسلام آباد میں کامیاب بنانا تھا۔ ہم تبلیغی جلسے کرتے جہلم پہنچے تو حضرت مولانا ضیاء القاسمیؒ گوجرانوالہ کی ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ ان کو پولیس گوجرانوالہ لائی۔ حضرت مولانا صاحبزادہ امداد الحسن اور فقیر بھی گوجرانوالہ واپس آ گئے۔ گوجرانوالہ احتجاجی جلسہ کیا۔ رات کو ہی فقیر نے احباب کے مشورہ سے راولپنڈی کے لئے سفر کیا۔ 25اپریل کی صبح اسلام آباد پہنچ گیا۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے اسلام آباد اور راولپنڈی کی مساجد ومدارس کے تبلیغی رابطے شروع ہو گئے۔ فقیر کے گوجرانوالہ' جہلم اور راولپنڈی کے بیانات کو سامنے رکھ کر گورنمنٹ نے گرفتاری کا فیصلہ کیا۔ 25اپریل رات گئے مولانا عبدالروفؒ اور فقیر دفتر کے لئے جامع مسجد لال سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں سی آئی ڈی والے مل گئے۔ فقیر کا دریافت کیا۔ فقیر مولانا عبدالروفؒ کے ہمراہ ہے۔ سامنے گفتگو ہو رہی ہے۔ مگر مولانا عبدالروفؒ نے ان کو ایسے جل دی کہ وہ مات ہو گیا۔ فرمایا کہ اللہ وسایا حضرت قاسمی صاحبؒ کی گرفتاری کے بعد گوجرانوالہ چلا گیا تھا۔ گوجرانوالہ' لاہور' سیالکوٹ' گجرات' جہلم کے جلوسوں کے ہمراہ آئے گا۔ خفیہ والے نے کہا کہ گوجرانوالہ سے

ہماری اطلاع کے مطابق اللہ وسایا اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا ہے۔ مولانا عبدالرؤفؒ نے فرمایا کہ ابھی پہنچا نہیں۔ وعدہ رہا کہ اگر آ گیا تو آپ کو اطلاع ہو جائے گی۔ اس اعتماد سے گفتگو کی کہ وہ جھانسہ میں آ گیا۔ مولانا عبدالرؤفؒ نے فقیر کو ساتھ لیا۔ دفتر آ گئے۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو بپتا سنائی۔ انہوں نے احتیاط کرنے کا حکم فرمایا۔ مجھے دفتر کے ایک کونہ میں آرام کے لئے کھڈے لائن لگا دیا گیا۔ اگلے دن 26 اپریل کو مذاکرات ہوئے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہو گیا۔ مسلمانوں کی فتح ہوئی۔ قادیانی کفر ہار گیا۔ اور یوں گرفتاری کی آزمائش سے مولانا عبدالرؤفؒ کی حاضر دماغی سے بچ گیا۔

غرض بہت ہی بہادر انسان تھے۔ زرخیز دماغ تھا۔ آنکھیں کھلی رکھتے تھے۔ دوست و دشمن کو پہچانتے تھے۔ دن رات محنت کرنے میں ان کا اس وقت کوئی مشکل سے ثانی ہوگا۔ نظریاتی شخص تھے۔ مجلس اور مجلس کے رفقاء کے خلاف ایک لفظ سننے کے روادار نہ تھے۔ کسی نے جرات کی تو اس کو ایسی جلی کٹی سناتے کہ وہ سکتے میں آ جاتا اور معافی تلافی سے اسے کام لئے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ ایک بار کنری سے آتے ہوئے لاری کے حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ رحیم یار خان' ملتان علاج ہوا۔ قدرت نے صحت سے سرفراز فرمایا۔ مولانا عبدالرؤفؒ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔

مصر کے دورہ سے ہی بحری جہاز کے ذریعہ حج کے لئے حجاز مقدس چلے گئے۔ یوں قدرت نے آپ کو حرمین شریفین کی زیارت سے مالا مال کر دیا۔ سعودیہ میں آپ کی جیب کٹ گئی۔ رقم سمیت پاسپورٹ بھی یار لوگ ساتھ لے گئے۔ پریشانی میں حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے مولانا عبدالرؤفؒ کی جیب ریالوں سے بھر دی۔ پاسپورٹ کا بھی آپ کی دعاؤں سے اہتمام ہو گیا۔ پریشانی کفارہ سیئات ہوگئی اور مولانا عبدالرؤفؒ الحاج ہو گئے۔ آخر وقت تک آپ کو کسی بڑی بیماری سے واسطہ نہیں پڑا۔ رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں سانس کی تنگی محسوس کی۔ لیکن اتنا قلندر آدمی کہ اسے معمولی سمجھ کر گولی پڑی سے گزارہ کیا۔ کسی ڈاکٹر کو چیک نہیں کرایا۔ (حالانکہ اب اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دل کی تکلیف تھی) اتنی مہربانی کی کہ دو چار دنوں کے بعد ہوائی جہاز کی سیٹ کرائی اور ملتان آ گئے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اس کمزوری اور پیلا پن کو دیکھ کر ڈاکٹر سے علاج کرانے پر اصرار کیا۔ لیکن وہ گھر جانے کے لئے پابرکاب تھے۔ ہزار کہنے کے باوجود دھن کا پکا ہونے کے باعث گھر جانے کا سرٹیفکیٹ لے لیا۔ اکیس رمضان شریف کو گھر گئے۔ وہاں بھی علاج کی بجائے گولی پڑی سے گزارہ کیا۔ رمضان المبارک کی عید پڑھائی۔ پورا مجلس کا حساب کتاب لکھ کر فارغ ہوئے۔ اسے پیک کر کے حضرت مولانا عبدالعزیز کو دیا۔ عشاء کی نماز پڑھ کر لیٹے۔ قے آئی۔ حالت غیر ہونے لگی۔ ورثاء ان کو ویگن میں لٹا کر جتوئی ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ اس نے دیکھ کر موت کی تصدیق کر دی اور مولانا عبدالرؤفؒ کا جسد خاکی شان بے نیازی سے گھر گیا۔ دو شوال المکرم دن کو جنازہ ہوا اور وہیں بستی ٹھار خان میں آسودہ خاک ہوئے۔

ماہ مئی کے اہم اہم واقعات!

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

❁ ...... یکم مئی 1984ء کو قادیانی جماعت کا چوتھا لاٹ پادری مرزا طاہر آنجہانی پاکستان سے رات کی تاریکی میں داڑھی مونچھیں منڈوا کر' کوٹ' پینٹ' پتلون اور ٹائی لگا کر لندن فرار ہوا اور ٹل فورڈ کے مقام پر اسلام آباد کے نام سے دجل وفریب کا نیا مرکز قائم کیا۔

❁ ...... 6 مئی 1881ء کو معرکہ بالاکوٹ قائم ہوا۔ جس میں امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی سرکردگی میں سینکڑوں مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔

❁ ...... 7 مئی 1993ء کو حضرت مولانا زرین احمد خانؒ مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال میں انتقال فرماگئے۔

❁ ...... 11 مئی 1937ء کو حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک گولڑہ شریف میں مرجع خاص وعام ہے۔ حضرت گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کے مقابلہ میں فی اثبات حیات المسیح علیہ السلام اور سیف چشتیائی جیسی لاجواب کتابیں تصنیف فرمائیں۔

❁ ...... 18 مئی 2000ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو کراچی میں شہید کردیا گیا۔ جن کے قاتل آج تک گرفتار نہیں کیے گئے۔

❁ ...... 22 مئی 2003ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ طویل علالت کے بعد رحلت فرماگئے۔

❁ ...... 26 مئی 1908ء کو کذاب قادیان ملعون مرزا غلام احمد قادیانی لاہور میں ہیضہ کی موت سے جہنم واصل ہوا۔

❁ ...... 26 مئی 1999ء کو جناب مولوی فقیر محمد کی درخواست پر ربوہ ریلوے اسٹیشن کا بورڈ اتار کر چناب نگر کا بورڈ لگایا گیا۔

❁ ...... 27 مئی 1980ء کو شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ نے کویت میں ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔

✿ ...... 29 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ کو شمالی علاقہ جات کے ٹور سے واپسی پر چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں عظیم الشان تحریک ختم نبوت چلی۔ پورا ملک سراپا احتجاج بنا۔ تا آنکہ قادیانیوں کو ملت اسلامیہ کے جسد اطہر سے الگ کر دیا گیا۔

✿ ...... 30 مئی 1867ء کو دیوبند کے قصبہ میں ایک استاد (جناب ملا محمود) اور ایک شاگرد (شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ) سے دارالعلوم کا آغاز کیا گیا۔ جس کی ہزاروں شاخیں اس وقت دنیا میں دین اسلام کی نشر و اشاعت اور حفاظت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

✿ ...... 30 مئی ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کو صبح جامعہ بنوری ٹاؤن جاتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔

حضرت مولانا غلام سرورؒ کا سانحہ ارتحال

حضرت مولانا غلام سرورؒ امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع مظفر گڑھ کندیاں شریف کے قریب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں 16 اپریل 2006ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا غلام سرورؒ جرأت مند، بہادر اور درویش منش عالم دین تھے۔ دینی غیرت و حمیت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ تحریک ختم نبوت 1974ء، تحریک نظام مصطفیٰ 1977ء، تحریک ختم نبوت 1984ء اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی تحریک 2005ء میں اپنے ضلع میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

ستاری گوپانگ نے گزشتہ دنوں گستاخی رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا تو اس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرشید سیال نے کیس کیا۔ پولیس چالان مکمل نہیں کر رہی تھی جس وجہ سے 15 اپریل کو پرمٹ میں احتجاجی جلسہ رکھا گیا۔ ایک وفد ڈی پی او کو ملا۔ اس میں حضرت مولانا غلام سرورؒ پیش پیش تھے۔ چنانچہ ڈی پی او مظفر گڑھ نے بتلایا کہ کیس کا چالان مکمل کر کے عدالت کو بھجوا دیا گیا ہے۔ چالان کی نقل کا مرحلہ تھا۔ مرحوم صبح آٹھ بجے سے رات بارہ بجے تک مصروف رہے۔ ظہر کے وقت احتجاجی جلسہ میں شرکت کی اور خطاب بھی کیا۔ یہ حضرت مولانا غلام سرورؒ سے آخری ملاقات تھی۔ اگلے دن حادثہ ہوا۔ ہنستا مسکراتا چہرہ منوں مٹی کے نیچے چلا گیا۔ اللہ پاک ان کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور حضرت مولانا غلام سرور کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چوٹی

چوٹی تحصیل تونسہ شریف میں 6مارچ کو عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پوری تحصیل سے وفود وقافلے اپنے اپنے حلقہ کے علمائے کرام کی قیادت میں کانفرنس میں شریک ہوئے۔ دس بجے صبح سے عصر کی نماز تک کانفرنس جاری رہی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید صاحب مہتمم مدرسہ معراج العلوم ٹبی قیصرانی نے صدارت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے امیر حضرت مولانا محمد اکبر ثاقب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مقامی علمائے کرام کے علاوہ حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ڈیرہ غازیخان

6مارچ بعد از عشاء مکی مسجد ڈیرہ غازیخان میں ضلعی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ، جامعہ قاسم العلوم، جامعہ رحمانیہ، درس گاہ نیازیہ کے ذمہ داران، حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی، حضرت مولانا محمد اکبر ثاقب ضلعی امیر، حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی مبلغ مجلس ڈیرہ غازیخان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

تحفظ ناموس رسالت اجتماع فاضل پور

7مارچ بعد از عشاء، فاضل پور ضلع راجن پور میں تحفظ ناموس رسالت اجتماع منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی، حضرت مولانا علی محمد امیر مجلس ضلع راجن پور، حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حاجی پور

8مارچ بعد از ظہر جامعہ فریدیہ حاجی پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالغنی، حضرت مولانا بشیر احمد اور حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس جھکڑ امام

جھکڑ امام ضلع ڈیرہ غازیخان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 7مارچ بعد از ظہر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا غلام فرید، حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی مبلغ مجلس ڈیرہ غازیخان، حضرت مولانا محمد

اکبر ثاقب‘ حضرت مولانا صوفی عبدالرحمٰن‘ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اقبال جمعیت علمائے اسلام کے رہنما نے شرکت وخطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس راجن پور

8 مارچ بعد از عشاء مدرسہ عربیہ مسافر خانہ راجن پور میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا علی محمد صاحب ضلعی امیر نے صدارت فرمائی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا بشیر احمد نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا سیف الرحمٰن درخواستی مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات ودعا سے سرفراز کیا۔ جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب نے ضلع بھر کے تمام مہمان علمائے کرام کو عشائیہ دیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام 9 مارچ بعد از عشاء تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا محمد حسین ضلعی امیر اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس کے ضلعی ناظم جناب قاری عبدالشکور نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا عبدالستار حیدری مبلغ مجلس لیہ‘ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی مبلغ‘ حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی اور مقامی علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

10 مارچ قبل از جمعہ مرکزی جامع مسجد میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے اجتماع سے خطاب عام فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالماجد خطیب جامع مسجد نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جناب قاری محمد عثمان نے مہمانوں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی اور حضرت مولانا اللہ وسایا نے جناب قاری عبدالواحد کے قائم کردہ مدرسہ واسو کا معائنہ کیا۔ بعد میں وفد نے جامعہ نورالہدیٰ کے مہتمم یادگار اسلاف حضرت مولانا ارشادالحق صدیقی کی خدمت میں حاضر ہوکر دعاؤں کا تحفہ وصول کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس جہلم

جامع مسجد جادہ میں حضرت مولانا قاری محمد اختر مہتمم جامعہ حنفیہ وجامعہ صدیقیہ للبنات پنجن کسانہ کے زیر سرپرستی وزیر اہتمام 11 مارچ کو تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد‘ حضرت مولانا ذوالفقار طارق مبلغ گوجرانوالہ‘ خطیب شہر حضرت مولانا عبیدالرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ جناب حنیف رامپوری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس گجر خان

گجر خان ضلع راولپنڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ خلفائے راشدین میں حضرت مولانا

مفتی امداد اللہ کی صدارت اور حضرت مولانا عبدالمتین کی زیر سرپرستی میں 10 مارچ بعد از عشاء تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا مفتی محمود الحسن نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کے خطابات ہوئے۔ بھرپور اور مثالی اجتماع منعقد ہوا۔ جناب محمد خالد مبین اور جناب ڈاکٹر ذوالفقار علی صاحب نے بھرپور انتظامات میں حصہ لیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس گجرات

جمعیت اہل سنت گجرات کے زیر اہتمام جامعہ حیات النبی میں 12 مارچ بعد از عشاء عظیم الشان ضلعی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا عبدالخالق خان بشیر نے انجام دیئے۔ حضرت مولانا حمید اللہ خان‘ حضرت مولانا زاہد الراشدی‘ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی‘ حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ نعتیہ کلام جناب آصف رشیدی نے پڑھا۔ ضلع بھر سے بہت بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس رحمان پورہ لاہور

13 مارچ بعد از مغرب جامعہ قاسمیہ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے مہتمم یادگار اسلاف حضرت مولانا شاہ محمد صاحب نے فرمائی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور جناب سید سلمان گیلانی نے خطاب کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس خانیوال

14 مارچ بعد از عشاء جامعہ صدیقیہ مالکیہ خانیوال میں جامعہ کے مہتمم پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کی سرپرستی میں تحفظ ناموس رسالت وحمد ونعت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عطاء المنعم نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ جناب طاہر بلال چشتی‘ شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ حضرت مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ مجلس خانیوال‘ حضرت مولانا محمد رفیق جامی‘ حضرت مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات کے خطابات ہوئے۔ عظیم الشان اجتماع تھا۔ سامعین سے جامعہ کا صحن وہال وبرآمدہ کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ اگلے دو روز جمعرات وجمعہ کو نقشبندی سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ ملک بھر کے علماء ومشائخ اور حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی کے خلفاء نے مجالس مراقبہ وذکر اور اصلاحی بیانات کئے۔ جن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان‘ حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری‘ حضرت مولانا ذوالفقار نقشبندی‘ حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ خانقاہ مالکیہ کے سجادہ نشین اور جامعہ مالکیہ کے مہتمم حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے متوسلین وحاضرین سے اختتامی کلمات اور دعاؤں سے رخصت فرمایا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کوئٹہ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفتہ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد مرکزی میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ دین دشمن لابیوں‘ منکرین ختم نبوت کی سازشوں اور عالمی کفر کی چیرہ دستیوں کے باوجود ہم تحفظ ناموس رسالتﷺ کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کی صدارت مجلس کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد نے کی۔

جبکہ حضرت مولانا قاری کامران احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توحید وختم نبوت پر ایمان دنیا میں امن کی ضمانت ہے۔ کفر وشرک نے دنیا کے امن کو تباہ کردیا ہے۔ اسلام کا پیغام یہ ہے کہ بنی نوع انسان اللہ کی عبادت اور رسول کریمﷺ کی اطاعت اور مخلوق کی خدمت کے لئے وقف ہوجائیں۔ نظام کفر کی بنیاد ناقص عقل پر ہے۔ جبکہ اسلام کی بنیاد وحی پر ہے۔ حضور نبی کریمﷺ اللہ کا انتخاب ہیں۔ انتخاب الٰہی نقص سے پاک ہے۔ اسلام میں اللہ کی حاکمیت ہے۔ انسانی حکومت کا کوئی تصور نہیں۔ امریکہ ویورپ شرک کی بنیاد پر دنیا کا امن وسکون اور اخلاق تباہ کررہے ہیں۔ ہم دنیا کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ توہین رسالتﷺ سب سے بڑا جرم ہے۔ بنی نوع انسان کی عزت تحفظ ناموس رسالتﷺ کے تحفظ میں مضمر ہے۔ حکمران حضورﷺ کی غلامی قبول کرلیں تو امریکی غلامی سے نجات مل جائے گی۔ دین اور دینی قوتوں کے خلاف سامراج اور اس کی گماشتوں کے ہر سازش ناکام بنادی جائے گی۔ مسلمان غلبہ اسلام کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

حضرت مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ ناموس رسالتﷺ کا تحفظ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ مسلمان اپنی جانیں نچھاور کرکے حضور نبی کریمﷺ کی ناموس کی حفاظت کریں گے۔ احرار اپنی درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تحریک تحفظ ناموس رسالتﷺ میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس کی جہاں حریت کی تاریخ ہے وہاں عشق نبی کی تاریخ بھی ہے۔ ہم کٹ تو سکتے ہیں۔ لیکن ناموس نبیﷺ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر نے کہا کہ توہین کے پس منظر میں قادیانی واسرائیلی گٹھ جوڑ کارفرما ہے۔ مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے میں یہودی لابی ملوث ہے۔ جناب قاری عبدالرحیم رحیمی نے کہا کہ یورپ اور امریکہ کی غلط فہمی تھی کہ توہین آمیز خاکوں کے بعد مسلمان خاموشی سے بیٹھے رہیں گے۔ جب تک اس کے انجام تک نہیں پہنچ جاتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ حضورﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے جان دینا اور جان لینا ہر مسلمان کا ایمان ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ حضرت مولانا نثار احمد نے کہا کہ نبی کریمﷺ سے محبت وحمیت کا تقاضا ہے کہ ہم گستاخ ممالک سے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کردیں۔ مغرب کا معاشی بائیکاٹ کرکے ہی اسے شکست دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احرار کی تاریخ قربانی وایثار اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ باطل کے خلاف ڈٹ جانا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ یورپی دنیا کو آزادی اظہار کا درس دینے والے مغرب کو خود معلوم نہیں کہ حقیقی آزادی اظہار کیا چیز ہوتی ہے؟ حکومت توہین رسالتﷺ کے معاملے میں سنجیدہ نہیں۔ ان کے نزدیک توہین آمیز خاکے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

توہین رسالت ﷺ کی سزا سزائے موت سے کم نہیں۔

حضرت مولانا عبدالواحد نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے منصب تحفظ ختم نبوت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس پر اپنا سب کچھ قربان کردیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ فرعون اور نمرود نما اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں سے ان کا ایمان چھین رہی ہیں۔ مغرب ایک طرف تو حقوق انسانی کی بات کرتا ہے اور دوسری طرف توہین رسالت ﷺ میں ملوث ہے۔

علاوہ ازیں علمائے کرام نے نشتر پارک سانحہ کی شدید مذمت کی اور قرار دیا گیا کہ یہ مسلمانوں میں باہمی انتشار پیدا کرنے کی سازش ہے اور علمائے کرام کے قتل کا تسلسل ہے۔ اس سے قبل فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ، حضرت مولانا حبیب اللہ مختارؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالسمیعؒ، حضرت مولانا محمد زبیرؒ، حضرت مولانا عبداللہ کو شہید کیا گیا۔ اگر ان علمائے کرام کے قاتلوں کو گرفتار کرلیا جاتا تو سانحہ نشتر پارک رونما نہ ہوتا۔ ان واقعات میں ایک ہی گروہ ملوث ہے۔ علمائے کرام نے تمام دینی طبقوں اور محب وطن حلقوں سے اپیل کی کہ وہ اسلامیان پاکستان میں افتراق وانتشار پیدا کرنے کی سازش کا موثر جواب دینے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ صبر وتحمل، بصیرت وفراست کے ساتھ اتحاد بین المسلمین کی فضا برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔

سیرت النبی کانفرنس کوئٹہ

ہمارے حکمرانوں نے امریکن مفادات کے لئے ملک کی سالمیت کو داؤ پر لگادیا ہے۔ دفاع کو فراموش کردیا ہے۔ لیکن دنیائے کفر تمام تر طاقت، قوت اور کوشش کے باوجود ہمیں ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ سے نہیں ہٹا سکتی۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد نورانی کانسی روڈ پر سیرت النبی ﷺ کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ملک کے ممتاز عالم دین خطیب العصر حضرت مولانا قاری کامران احمد نے کہا کہ ہمارے اکابرین نے ہمیں ناموس رسالت ﷺ عقیدہ ختم نبوت ﷺ ناموس صحابہ کرامؓ واہل عظامؓ اور شعائر اسلام کے تحفظ کا درس دیا ہے۔ دنیائے کفر کی کوئی طاقت ہمیں ناموس رسالت کے تحفظ سے نہیں ہٹا سکتی۔ جذبہ کارفرما تھا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں سرکاری ریکارڈ کے مطابق دس ہزار مسلمان شہید ہوئے تھے۔ یورپی اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف پوری مسلم دنیا اور غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے دشمن ہیں۔ ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ سابق سینیٹر جناب حافظ فضل محمد بڑیچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے حکمرانوں نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا نعرہ لگا کر ملک کا اسلامی تشخص ختم کردیا ہے اور امریکن مفادات کے تحفظ کے لئے ہم نے اپنی وحدت کی پرواہ نہیں کی اور سلامتی کو داؤ پر لگادیا ہے۔ افغانستان اور عراق میں امریکہ نے قتل عام کا بازار گرم کر رکھا ہے اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے رہا ہے۔ دنیا میں جو امریکہ کے خلاف ذہن رکھتا ہے اس کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا قاری

عبداللہ منیر اور حضرت مولانا نثار احمد مبلغ مجلس کوئٹہ نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ صدارت جامع مسجد نورانی کے خطیب حضرت مولانا سید نور الدین ہاشمی صاحب نے کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کوٹڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد دارالعلوم شیدی بازار میں ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جناب حاجی محمد زمان خان نے کی۔ جبکہ کانفرنس کا انتظام جناب حافظ محمد شاہد سکرانی' جناب راحیل مکرانی' جناب حافظ محمد کاشف اور جناب قاری خلیفۃ اللہ نے کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمت رسول اللہ ﷺ کے لئے جان عزیز کا نذرانہ عین سعادت ہے۔ اہداف کے حصول تک ناموس رسالت کی تحریک جاری رہے گی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نذر عثمانی نے بھی خطاب کیا۔

تحفظ حرمت رسول ﷺ کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروق اعظم تلک چاڑی میں یک روزہ تحفظ حرمت رسول ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ یہود ونصاریٰ نے گستاخانہ خاکے شائع کر کے مسلمانان عالم کے قلب وجگر کو زخمی کیا اور یہ کروسیڈ کا حصہ اور سوچی سمجھی سکیم ہے۔ حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ مسلمانان عالم نے بھرپور احتجاج کے ذریعہ یورپ کو باور کرایا ہے کہ مسلمان کسی رنگ، نسل، علاقہ سے تعلق رکھتا ہو وہ حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں نے معمولی اور خالی خولی بیانات کے ذریعہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کا قبلہ وکعبہ واشنگٹن اور نیویارک ہے۔ خانہ کعبہ نہیں۔ اسلامیان عالم کے بھرپور احتجاج نے عالم کفر کی چولیں ہلا دی ہیں۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی حضرت مولانا عبدالسلام قریشی' حضرت مولانا سیف الرحمن آرائیں' جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد نذر عثمانی اور حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت جناب قاری محمد عارف جبکہ ہدیہ نعت سلمان شیخ اور عبدالرحیم قریشی نے پیش کی۔

میرپور خاص میں احتجاجی جلسہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورہ پر میرپور خاص تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے 10 مارچ کو مدینہ مسجد شاہی بازار میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ اور اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ نور کالونی سٹلائٹ ٹاؤن میں احتجاجی جلسہ سے خطاب کیا۔ جلسہ سے جناب قاری کامران احمد نے بھی خطاب کیا۔ 11 مارچ بعد نماز فجر جامع مسجد بسم اللہ سٹلائٹ ٹاؤن میں درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کیا۔ اسی روز دن بارہ سے ایک بجے تک جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات میں خواتین اور طالبات سے اصلاحی خطاب کیا۔ حضرت

مولانا حفیظ الرحمٰن' حضرت مولانا مفتی مسعود احمد' حضرت مولانا مفتی عبیداللہ سمیت جماعتی رفقا سے ملاقات کی۔اس تمام پروگرام میں میرپور خاص کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی حضرت مولانا کے ہمراہ رہے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس نوکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد صدیقیہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب رانا چوہدری ظہور علی نے کی۔جبکہ حضرت مولانا مفتی منیر احمد ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا ہارون معاویہ' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا عبدالستار نے خطاب کیا۔مقررین نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف بھرپور احتجاج کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ڈگری

ڈگری میں مدرسہ اشاعت القرآن اہل حق کا مرکز رہا ہے۔اس ادارہ کے بانی جناب حافظ محمد شفیع صاحبؒ تھے۔ جناب حافظ محمد شفیع مرحوم کی مجاہدانہ سرگرمیوں نے ڈگری کی کایہ پلٹ دی۔مذکورہ بالا مدرسہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ بارہا تشریف لائے۔ بلکہ علاقہ بھر کے لئے یہ ادارہ ختم نبوت کا مرکز تھا۔12 مارچ کو اسی ادارہ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔جس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا۔موضوع ناموس رسالت مآب تھا۔اسی روز مغرب کے بعد چک نمبر 160 میں بھی جلسہ ہوا۔جس کا انتظام حضرت مولانا محمد عادل، حضرت مولانا غزالی' حضرت مولانا محمود الحق خیری نے کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ننگر پارکر

ننگر پارکر پاکستان کا آخری شہر ہے جو ضلع تھرپارکر میں واقع ہے۔ننگر پارکر انڈیا کی سرحد راجھستان سے تیرہ چودہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔مقامی آبادی زیادہ تر ہندو اقلیت سے تعلق رکھتی ہے۔دس فیصد بمشکل مسلمان ہوں گے۔ 13 مارچ کو مغرب کے بعد کانفرنس منعقد ہوئی جس سے جناب ارباب نیک محمد' حضرت مولانا خان محمد جمالی' حضرت مولانا محمد نذر عثمانی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

حرمت رسول کانفرنس اسلام کوٹ

اسلام کوٹ تھرپارکر ضلع کا اہم شہر ہے۔اس کے کاروبار پر بھی ہندو اقلیت قابض ہے۔14 مارچ بعد نماز ظہر حرمت رسول کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا محمد نذر عثمانی' حضرت مولانا خان محمد جمالی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔مولانا شجاع آبادی نے مقامی ہندو آبادی کو اسلام کی دعوت دی۔موصوف کا بیان توحید، رسالت اور ختم نبوت کے عنوان پر ہوا۔انہوں نے این جی اوز کے رنگ میں عیسائیت اور قادیانیت کے فتنوں سے خبردار کیا۔مسلمانان تھر سے اپیل کی کہ وہ این جی اوز کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

اس دورہ میں رحمت دو عالم ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کا عنوان غالب رہا۔تھرپارکر کے ایک ہفتہ کا تبلیغی

دورہ کامیاب رہا۔ 15 مارچ کو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان واپس تشریف لے گئے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس شورکوٹ

16 مارچ کو جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ظہور احمد سالک‘ حضرت مولانا غلام حسین جھنگ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔ جبکہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے تقریباً ایک گھنٹہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تقدس کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا جمعہ فاروق آباد

17 مارچ کو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد گنبدوالی فاروق آباد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا اور حضرت مولانا عبدالنعیم مبلغ شیخوپورہ کی معیت میں حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی‘ حضرت مولانا محمد اسلم قادری‘ جناب الحاج محمد حسین جنجوعہ‘ جناب عمر زمان جنجوعہ‘ جناب میاں عبدالصمد سے ملاقاتیں کیں۔

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

17 مارچ کو احمد پور سیال میں ختم نبوت کانفرنس کے عنوان پر پروگرام منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا غلام حسین اور دیگر مقامی علمائے کرام کے جمعہ سے پہلے اور بعد میں خطابات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

17 مارچ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں عظیم الشان ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت خانقاہ بہلویہ شجاع آباد کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبیداللہ ازھر نے کی۔ جبکہ جناب قاری محمد صدیق‘ حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد‘ جناب حکیم مولانا محمد یاسین‘ جناب چوہدری شہباز‘ حضرت مولانا غلام حسین‘ حضرت مولانا عبدالحق مبلغ مجلس فیصل آباد‘ حضرت مولانا سید محمد مظہر اسعدی بہاول پور‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ جبکہ نعتیہ کلام جناب حق نواز نے پیش کیا۔ مقررین نے اس عہد کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت کی تحریک کی کامیابی تک جدوجہد جاری رہے گی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

18 مارچ کو جامع مسجد زبیدہ میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے حضرت مولانا غلام حسین جھنگ‘ حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ جناب حافظ بشیر احمد‘ جناب حاجی عبداللطیف خالد‘ جناب قاری عابد حسین عابد نے خطاب کیا۔ مقررین نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت‘ قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف

سازشوں کا پردہ چاک کیا۔ کانفرنس کی نگرانی حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی‘ جناب قاضی فیض احمد نے کی۔ جبکہ جناب قاضی امتیاز احمد‘ جناب قاضی انوار احمد‘ جناب قاضی رضوان احمد، جناب عبیداللہ لدھیانوی‘ جناب قاری سعداللہ لدھیانوی انتظامات میں پیش پیش رہے۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 17 مارچ کو جامع مسجد بلاک 12 چیچہ وطنی میں بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے متحدہ مجلس عمل کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جناب حافظ حسین احمد‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ جناب فرید احمد پراچہ ایم این اے‘ حضرت مولانا امجد خان‘ حضرت مولانا امیر حسین گیلانی‘ حضرت مولانا رفیق جامی‘ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ مجلس چیچہ وطنی‘ جناب مفتی عثمان‘ جناب حافظ محمد اصغر عثمانی اور جناب قاری محمد اجمل نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ امریکہ سمیت پوری دنیا میں گستاخان رسول کا تعاقب جاری رہے گا۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 19 مارچ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدیہ کوٹ 85/6-R میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت معروف سماجی شخصیت جناب چوہدری عبدالغنی ایڈووکیٹ نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا مفتی ذکاء اللہ‘ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ مجلس ساہیوال‘ جناب قاری عبدالجبار اور جناب قاری محمد عثمان نے خطاب کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اوکاڑہ

20 مارچ کو بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد گول چوک میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت ضلعی امیر جناب قاری محمد الیاس نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی تھے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے جناب قاری غلام محمود انور‘ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ مجلس اوکاڑہ‘ حضرت مولانا عبدالاحد‘ جناب محمود احمد‘ جناب چوہدری خالد محمود نے بھرپور کوشش کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ جناب قاری محمد طاہر حنیف ملتانی‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں غالب موضوع ناموس رسالت کا تحفظ اور مسلمانوں کی ذمہ داری رہا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس پتوکی

21 مارچ کو بعد نماز ظہر جامع مسجد فاروق اعظم پتوکی میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا ہارون الرشید رشیدی نے کی۔ جبکہ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے خطاب کیا۔ دارالعلوم دینیہ سے حفظ مکمل کرنے والے طلبہ کی

دستار بندی کی گئی۔ پروگرام میں جناب قاری نور محمد‘ جناب خالد لطیف گھمن‘ جناب حافظ محمد طیب‘ حضرت مولانا مسعود الحسن رشیدی اور جناب قاری محمد ابراہیم نے خصوصی شرکت کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس قصور

21 مارچ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد انوار التوحید میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر جناب قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی سابق وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی تھے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آباد‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا حامد اشرف ہمدانی‘ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے جناب حاجی محمد شفیع مغل جناب حاجی شبیر احمد مغل‘ جناب حافظ شکیل احمد مغل‘ جناب میاں محمد معصوم انصاری نے بھرپور محنت کی۔ قصور میں تاریخی اجتماع تھا۔ کانفرنس میں جناب افتخار احمد‘ جناب احسان احمد احسان‘ جناب صوفی قائم الدین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس دو بجے رات تک جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

22 مارچ کو بعد نماز عشاء جامعہ حنفیہ فریدیہ پاکپتن میں دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ جناب صاحبزادہ طارق مسعود ساہیوال نے خطاب کیا۔ تلاوت جناب قاری عبدالجبار ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے فرزند جناب قاری محمد عثمان نے کی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے جامعہ کی انتظامیہ‘ مدرسین جناب قاری عبدالمجید‘ جناب قاری محمد اشرف‘ جناب حافظ محمد عمار اور حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے شب و روز محنت کی۔

23 مارچ کو وفد ختم نبوت نے حضرت مولانا اللہ وسایا کی قیادت میں حضرت خواجہ عزیز مکیؒ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ کے مزارات پر حاضری دی۔ حضرت عزیز مکیؒ کے متعلق علمدار اصحابی رسول لکھا ہوا تھا۔ واللہ اعلم!

بزرگان دین کے مزارات پر ہونے والی خرافات‘ مزارات پر سجدے‘ بھنگڑے اور قوالی کے نام پر گانے بجانے نے مزارات کی حرمت کو پامال کر رکھا ہے۔ مزارات کے متولیان اور محکمہ اوقاف کی آمدنی چونکہ ان مزارات سے وابستہ ہے۔ اس لئے ان خرافات کے خلاف کوئی لب کشائی نہیں کرتا۔ حکومت اور محکمہ اوقاف کے ذمہ داران کو ان خرافات کا نوٹس لینا چاہیے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

23 مارچ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجر کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاری حاصل پور‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ مجلس بہاول نگر نے خطاب کیا۔ جبکہ صدارت حضرت مولانا فیض احمد نے کی۔ نعت جناب حافظ محمد شریف منچن

آبادی‘ جناب عبدالقادر شاہین‘ جناب حافظ محمد یحییٰ نے پیش کی۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ‘ جناب حافظ سراج احمد‘ حضرت مولانا شبیر احمد الحسینی‘ حضرت مولانا محمد حنیف‘ حضرت مولانا معین الدین ٹوٹھین آبادی سمیت علمائے کرام اور سینکڑوں معززین نے شرکت کی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کا اخلاقی‘ دینی اور منصبی فریضہ ہے جو مسلمان حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار نہیں لاتا اسے مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ قاسم العلوم کے وسیع وعریض پنڈال میں عظیم الشان ختم نبوت وتحفظ ناموس رسول کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا عبداللطیف نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈنمارک اور ناروے کے اخبارات نے گستاخانہ خاکے شائع کئے جس سے پوری دنیا کے مسلمان خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ لیکن قادیانی ٹولہ کی پیشانی عرق آلود نہیں ہوئی۔ جامع مسجد سکھر کے خطیب حضرت مولانا قاری خلیل احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول اگر غلاف کعبہ میں چھپا ہوا کیوں نہ ہو اسے پناہ نہیں ملتی۔ جناب پروفیسر مولانا ابومحمد نے کہا کہ قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ برطانوی سامراج نے اسے اپنے سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے پیدا کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد حسین ناصر‘ حضرت مولانا فیاض احمد مدنی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے میں جناب سید نور محمد شاہ‘ حضرت مولانا خالد حسین حسینی‘ جامعہ کے اساتذہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 3اپریل کو بعد نماز عشاء شاہی بازار پنوعاقل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے مسلمانان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ گستاخ ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرکے محبت رسول کا ثبوت دیں۔ مجلس علمائے اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی‘ حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی‘ سندھ کے معروف خطیب حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبدالقدیر لنڈ نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا غلام اللہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد حسین ناصر سمیت دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جناب قاری عبدالتواب الحسینی‘ جناب ماسٹر عبدالرحمٰن‘ جناب محمد رمضان شیخ‘ جناب قاری عبدالقادر چاچڑ‘ جناب غلام شبیر شیخ‘ جناب حافظ عبدالغفار شیخ‘ جناب حافظ جاوید احمد‘ حضرت مولانا جلیل احمد‘ جناب حافظ محمد فہیم نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کی طرف سے ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس 4 اپریل کو بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ فاروق اعظم چوک پر منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا قاری عبدالغفور حقانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی' حضرت مولانا میر محمد' حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ بلوچ' حضرت مولانا محمد حسین ناصر' حضرت مولانا محمد فیاض مبلغ مجلس گمبٹ کے علاوہ ملک کے مشہور علمائے کرام نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے گمبٹ کی جماعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بڑی کانفرنس منعقد کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اب مرزا قادیانی کے ماننے والوں کا نام سندھ میں نہیں رہا۔ بلکہ یہ چوروں کی طرح چھپے اپنا سر بچا رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کائنات کا سب سے بڑا کافر تھا کہ اس بدبخت نے آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ انشاءاللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حکیم عبدالواحد بروہی نے سرانجام دیئے۔ رات کو تین بجے حضرت مولانا حقانی صاحب کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام 7 اپریل کو جامع مسجد ختم نبوت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کی۔ جبکہ تمام انتظامات سرخیل ختم نبوت حضرت علامہ احمد میاں حمادی کی زیر نگرانی و سرپرستی میں مکمل ہوئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی' حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری' حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی' حضرت مولانا راشد مدنی' حضرت مولانا صبغت اللہ' حضرت مولانا محمد نذر عثمانی' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا محمد فیاض مدنی' حضرت مولانا سعید احمد لدھیانوی' حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی' جناب رانا محمد انور' حضرت مولانا قاضی احسان احمد' حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مکی سمیت دیگر کئی ایک حضرات نے خطاب فرمایا۔ جبکہ حاجی امداد اللہ پھلپھوٹو اور جناب راشد احمد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جناب حکیم حفظ الرحمٰن' جناب محمد اعظم قریشی' جناب ڈاکٹر محمد خالد ارائیں' جناب ماسٹر محمد سلیم' جناب حافظ محمد فرقان' جناب محمد اشرف قریشی' جناب رانا مختیار' جناب رانا محمد سلیم' جناب رانا محمد تسلیم' جناب ماسٹر خیر محمد' جناب حاجی قادر داد' جناب محمد محرم علی راجپوت' جناب عبدالقیوم قریشی' جناب محمد رفیق فوجی، جناب مستری منور' جناب محمد زاہد حجازی' جناب طارق حجازی اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس چوک پرمٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 15 اپریل کو مدرسہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ علی پور میں ایک احتجاجی جلسہ

بسلسلہ گستاخ رسول ستاری گوپانگ کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور سیاسی رہنماؤں نے شرکت کی۔ جلسہ سے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عطاء اللہ' حضرت مولانا عبدالکریم' حضرت مولانا عبدالقدوس' حضرت مولانا محمد اسحق ساقی' حضرت مولانا عبدالخالق علی پوری' حضرت مولانا عبدالستار اہل حدیث' جناب راؤ ظفر اقبال' جماعت اسلامی حضرت مولانا محمد مکی' جناب آغا منور نقوی' حضرت مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مجلس پرمٹ' ضلع ناظم مظفر گڑھ سردار عبدالقیوم ودیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے بیانات میں کہا کہ اگر ستاری گوپانگ ملعون کو رہا کیا گیا تو مسلمان اپنی جان کی بازی لگادیں گے۔ مگر اس ملعون کو انجام تک ضرور پہنچائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

گذشتہ ماہ عالمی مجلس حفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ڈنمارک اور یورپی اخبارات میں نبی اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر حکمرانوں کے معذرت خواہانہ رویہ اور ملت اسلامیہ کی غیرت ایمانی کے خلاف مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان ان ملکوں سے فوراً سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ یہ مطالبہ جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی اجلاس میں تمام اہل اسلام سے اپیل کی گئی کہ وہ توہین آمیز خاکوں کی آشاعت پر نکالی جانے والی ریلیوں جلوسوں اور مظاہروں میں شرکت کر کے غیرت ایمانی اور عشق رسول ﷺ کا ثبوت دیں حب رسول کا تقاضا ہے کہ ان مظاہروں میں باوقار انداز میں شامل ہوکر احتجاج کیا جائے۔ تشدد اور اپنے ملک اور عوام کی املاک کو نقصان نہ پہنچائیں اور دنیا کو دکھایا جائے کہ رحمت للعالمین ﷺ کے پیروکاروں کے اجتماع میں نظم وضبط شامل ہوتا ہے۔ اجلاس میں ایک قرارداد میں تمام مسلمان حکمرانوں بالخصوص پاکستان کے حکمرانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ معذرت خواہانہ رویہ ترک کردیں۔ جو مسلمانوں کی غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔ اور ڈنمارک، سپین، ناروے، فرانس، جرمنی، سے سفارتی تعلقات منقطع کر کے اپنے سفیروں کو واپس بلائے اور تمام مسلمان یورپی ممالک بالخصوص ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ 17 فروری کی ریلی 3 مارچ کو عالمی یوم حرمت رسول ﷺ اور 7 مارچ کی اجتماعی اپیل میں بھرپور انداز میں شریک ہوکر یہ ثابت کریں کہ ناموس رسالت ﷺ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ علمائے کرام مساجد میں قراردادیں منظور کرائیں۔ اور نماز جمعہ کے بعد نمازیوں کو مرکزی جامع مسجد لے کر پہنچیں۔ جہاں ڈھائی بجے سہ پہر ریلی شروع ہوگی۔ اجلاس میں جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر، حضرت مولانا نثار احمد مبلغ مجلس کوئٹہ، جناب حاجی سید شاہ محمد، جناب حاجی خلیل الرحمان، جناب حاجی نعمت اللہ خان، جناب چوہدری محمد طفیل احرار، جناب حاجی محمد اشرف مینگل، جناب حاجی زاہد رفیق، جناب عبدالصمد بلوچ، جناب حاجی محمد بابر، جناب حاجی محمد عارف بھٹی، جناب محمد

نواز، جناب ولی محمد، جناب محمد نخی اور دوسرے معززین نے شرکت کی۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں رکنیت سازی کی تقریب سے علماء کا خطاب

یورپ میں رہبر انسانیت ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت عالم اسلام کے خلاف خطرناک سازش ہے امت مسلمہ کے بے غیرت، بے حمیت، حکمرانوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہتک آمیز سانحہ کے بعد عوام کی ترجمانی کریں۔ ہر مسلمان 3 مارچ کو عالمی یوم حرمت مصطفیٰ ﷺ میں بھرپور حصہ لیں۔ اور 7 مارچ کی ریلی کو اپنی حمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کامیاب بنائے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام نے پیر کی شام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کی افتتاحی تقریب میں کیا۔ تقریب کی صدارت مجلس کے صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالواحد نے کی۔ جبکہ جمعیت کے ضلعی امیر رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا نور محمد، جماعت اسلامی کے صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالحق ہاشمی، جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، صوبائی وزیر حضرت مولانا عبدالرحیم بازئی، شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام غوث آربانوی، حضرت مولانا نثار احمد مبلغ مجلس کوئٹہ اور دیگر علماء نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر دور ہر زمانہ اور ہر عہد میں کفری طاقتوں نے اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر روز اوّل ہی سے یہود و نصاریٰ نے ان پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک جسارت کی ہے ابتداء اسلام میں جھوٹی نبوت مسلمہ کذاب کی گھڑی گئی۔ لیکن خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بصیرت وفراست نے فوری طور پر کچل دیا۔ امت مسلمہ کو کمزور کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا گیا۔ مغرب نے فتنہ استشراق کو ابھارا اور قرآن کریم کے نسخوں کی منظم سازش کے تحت گستاخیاں کی گئیں۔ مغرب کی کمینگی اور مذہبی تعصب میں کمی نہیں آئی۔ انہوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر رحمت عالم ﷺ کے تضحیک آمیز خاکے شائع کئے۔ جس پر ساری امت سراپا احتجاج ہے اور تمام امت نے اس عظیم چیلنج کے موقع پر اپنے فروعی اختلافات کو بلائے طاق رکھ دیا ہے۔ فکری، نظریاتی ہم آہنگی کا عملی ثبوت دیا۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے پرامن مظاہروں کو تشدد کی طرف موڑنے کی سازش کی گئی اور عراق کے سانحہ میں مسلمانوں کو فرقہ بندی میں تقسیم کرنے کی نہ کردہ سازش کی گئی ہے۔ ہمارے حکمران ناموس رسالت ﷺ کے لئے احتجاج کرنے میں روکاوٹیں ڈالتے رہے ہیں۔ لیکن مسلمان ناموس رسالت ﷺ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ علماء نے کہا کہ ہر مسلمان جو حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے وہ مجلس کا رکن ہے۔ لیکن رکنیت سازی کی مہم ایک دستوری تقاضا ہے اور رضا بطے کی کاروائی ہے اور کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد امت کا پلیٹ فارم ہے۔ اس تقریب میں خطیب جامع مسجد محمدی حضرت مولانا عبدالرحمان، حضرت مولانا محمد اسحاق، حضرت مولانا عبداللہ، حضرت مولانا خلیل احمد، جناب سید تاج آغا، جناب حاجی غلام محمد قریشی، جناب حاجی حضرت علی اچکزئی، حضرت مولانا محمد معصوم، حضرت مولانا رحمت اللہ، جناب حاجی محمد ظفر، جناب حاجی محمد الیاس، جناب حافظ عبدالباقی، حضرت مولانا عبدالکریم شاکر، جناب قاری عبدالحفیظ، اور دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں علمائے کرام کا تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالواحد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شان رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر دنیا بھر اور ملک میں نکلنے والے پر جوش مظاہروں میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی اور کہا کہ ان کی شہادت سے حضور نبی اکرم ﷺ سے والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اجلاس میں جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا اسد مدنیؒ کی رحلت، ایم ایم اے کے رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا عبدالغفور حیدری کے بھائی حضرت مولانا عبدالحمیدؒ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا احمد میاں حمادی کے برادر اکبر حضرت مولانا حافظ محمد میاں حمادیؒ، مجلس کے خازن جناب حاجی زاہد رفیق کی والدہ کی وفات پر اہل خانہ سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا انوارالحق حقانی، جامع مسجد سنہری کے خطیب حضرت مولانا عبداللہ منیر، جامع مسجد گول کے خطیب حضرت قاری عبدالرحیم رحیمی، جامع مسجد عمر کے خطیب ومبلغ حضرت مولانا نثار احمد، جناب حاجی سید شاہ محمد، جناب حاجی تاج محمد، جناب حاجی خلیل الرحمان، جناب چوہدری محمد طفیل احرار، جناب حاجی زاہد رفیق بھٹی، جناب حاجی عارف محمود بھٹی، جناب حاجی نعمت اللہ خان، جناب حاجی محمد اشرف مینگل، جناب حاجی محمد الیاس، جناب حاجی محمد بابر، جناب حاجی سجاد حیدر، جناب محمد نواز، جناب عبدالولی، جناب محمد سخی، جناب عبدالصمد سومرو، جناب خادم حسین گجر، جناب قاری منظور احمد تونسوی اور دیگر رہنماؤں سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کا مختلف اجتماعات سے خطاب

حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے جامع مسجد ایبٹ آباد نماز فجر کا درس، جامع مسجد شہزادہ بخارا ایبٹ آباد میں خطبہ جمعہ، بعد نماز جمعہ ایبٹ آباد کی تاریخی ریلی کے اجتماع سے خطاب۔ جامع مسجد حیات النبی گجرات میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، جامع مسجد فاروق اعظم جہلم میں ختم نبوت کانفرنس کے علاوہ جامع مسجد محمدیہ منڈی بہاوالدین، مدرسہ قاسم العلوم مرالہ، جامع مسجد حنفیہ میں بھی خطاب کیا۔ نیز مختلف علاقوں ڈنگہ‘ کھاریاں‘ پھالیہ‘ کنجاہ‘ گجر خان‘ جادہ‘ دینہ کے جماعتی احباب ورفقائے کرام سے مجلس کی سہ سالہ رکن سازی پر تفصیلی مشاورت ہوئی ہے۔ جس میں کارکنوں نے بھرپور رکنیت سازی کی مہم چلانے کا عزم کیا۔

انتقال پرملال

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرخان کے سرپرست حضرت مولانا عبدالمتین کی اہلیہ محترمہ گزشتہ ماہ انتقال فرماگئیں۔ نیز ☆...... مدرسہ دارالہدیٰ کلاب جیل ضلع خیرپور میرس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام محمد گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔

قارئین لولاک سے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی اپیل ہے۔

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

غور کی دعوت!

آپ نے غور کیا؟...... شاید نہیں کیا...... نہیں کیا...... تو اب کر لیں...... میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو غور کی دعوت دے رہا ہوں...... یہ غور کی دعوت ایک حیرت انگیز دعوت ہے...... آپ اس پر جتنا بھی حیران ہوں کم ہے...... جی ہاں! خوب غور کریں...... جتنا غور کریں...... اتنا زیادہ حیران ہوں...... یہ حیران ہونا آپ کے لئے ہی نہیں...... پورے عالم اسلام کے لئے مفید ہوگا...... صحت بخش ہوگا...... اب تک آپ کافی حیران ہو چکے ہوں گے...... کہ آخر میں آپ کو کس چیز کی دعوت دے رہا ہوں......!

بات تو بالکل سامنے کی ہے...... صاف اور سیدھی ہے...... ناپاک ڈنمارک نے ناپاک جسارت کی...... نبی آخرالزمان ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کئے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل چھلنی کئے...... ہر طرف کے مسلمانوں نے احتجاج کی صدائیں بلند کیں...... پوری دنیا میں اس احتجاج کی گونج سنی گئی...... غیر مسلم بھی یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ...... واقعی مسلمان اپنے نبی ﷺ سے بہت محبت کرتے ہیں...... یہ ان کی محبت کا واضح ثبوت ہے کہ پورا عالم اسلام اٹھ کھڑا ہوا ہے...... وہ کسی صورت ڈنمارک کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں......!

ہر مسلمان ملک کی حکومت نے بھی اپنے طور پر احتجاج کیا...... سوائے ہماری حکومت کے...... حکومتوں کے بیانات شائع ہوئے...... تنظیموں کے بیانات شائع ہوئے...... اداروں کے بیانات شائع ہوئے...... سیاسی اور غیر سیاسی جماعتوں نے احتجاج کیا...... جلوس نکالے...... یہاں تک کہ بعض غیر مسلم ممالک نے بھی ڈنمارک کے اس گندے کام کی مذمت کی...... دانشوروں نے بھی اس کو برا کہا...... اخبارات کے کالم کے کالم اس موضوع پر مسلسل لکھے گئے...... اخبارات ان خبروں سے بھرے نظر آئے...... لیکن......!

لیکن...... کیا آپ نے غور کیا...... کیا آپ نے دیکھا...... بھالا...... سوچا...... سمجھا...... کہ قادیانی جماعت کی طرف سے ڈنمارک کی مذمت کی گئی؟......!

یہ لوگ اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں...... گویا یہ خود مومن ہیں...... سوال تو یہی ہے...... یہ کیسے مومن ہیں...... جنہیں ڈنمارک کا یہ گھناؤنا اقدام ذرا بھی ناپسند نہیں گزرا...... اگر ناپسند گزرا ہوتا تو کوئی تو بیان ان کی طرف سے بھی آتا......!

معلوم ہوا...... یہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں...... اور بعد کی خبروں نے یہ بات ثابت کر دی کہ یہ سازش تو تھی ہی قادیانیوں کی...... اس میں براہ راست ہاتھ ہی ان کا تھا۔

تعمیر میں تعاون کی اپیل

مسجد خاتم النبیین و مدرسہ ختم نبوت

گمبٹ ضلع خیر پور میرس سندھ

امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے سنگ بنیاد رکھا

تعمیر کا کام جاری ہے احباب سے تعاون کی اپیل ہے

شیخ عبدالسمیع ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیرپور میرس
فون: 0243-640076
موبائل: 0301-6685585

ہر سال کی طرح امسال بھی مجلس صیانۃ المسلمین صوبہ سندھ کے زیر اہتمام سہ روزہ

چھٹا سالانہ اجتماع

بمقام: مرکزی جامع مسجد تھانوی جیکب لائن کراچی

بتاریخ 5-6-7 مئی 2006ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمطابق ۶، ۷، ۸ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

علمائے کرام!

☆......حضرت مولانا حکیم محمد اختر ☆......حضرت مولانا سلیم اللہ خان ☆......حضرت مولانا احترام الحق تھانوی
☆......حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی ☆......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی ☆......حضرت نواب عشرت علی خان قیصر
☆......حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی ☆......حضرت مولانا حکیم محمد مظہر ☆......حضرت مولانا عبدالرؤف سکھروی
☆......حضرت مولانا محمد عبید اللہ لاہور ☆......حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی لاہور ☆......حضرت مولانا فضل الرحیم لاہور
☆......حضرت مولانا مشرف علی لاہور ☆......حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ☆......حضرت مولانا محمد طیب فیصل آباد
☆......حضرت مولانا عبدالقدوس ساہیوال ☆......حضرت مولانا وکیل احمد لاہور ☆......حضرت مولانا محمد سعد لاہور
☆......حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی سکھر ☆......حضرت مولانا عبدالدیان لاہور ☆......جناب فہیم الحسن تھانوی لاہور

نوٹ: باہر سے آنے والوں کا قیام وطعام جامعہ میں ہوگا۔ جبکہ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی الخیر (مولانا) تنویر الحق تھانوی جامعہ احتشامیہ کراچی' فون نمبر: 2784816 - 2782293

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. NO. M-108

فرما گئے یہ ہادی ۔ لانبی بعدی

سالانہ ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت: صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب

سید نفیس الحسینی شاہ

20 مئی 2006 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب — مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور

علامہ مفتی محمد صاحب — حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

حاجی بلند اختر نظامی

شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا علامہ اللہ وسایا صاحب — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب سینیٹر سندھ

حضرت مولانا خان محمد قادری

حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

حضرت مولانا محمد اسماعیل

لیاقت بلوچ

نوابزادہ منصور احمد خان صاحب

حضرت مولانا شاہ محمد صاحب

حضرت مولانا محب النبی صاحب

محمد امجد خان — جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

نعت خواں رانا محمد عثمان

صاحبزادہ رشید احمد صاحب

مولانا عبدالرحمن — جمیل الرحمن اختر — سید مجوب شاہ ہاشمی — ممتاز اعوان — قاری محمد اقبال — مولانا فقیر اللہ اختر — عبدالرؤف

سید ضیاء الحسن شاہ — مولانا محبوب الحسن — مولانا نصیر احرار — قاری نذیر احمد — قاری امین عاجز — خالد سلہری — اکمل منیر احمد

تلاوت: قاری معاویہ محمود مکی صاحب

الداعی الی الخیر: مولانا عزیز الرحمن ثانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

042-5862404
0300-4304277
0321-4220552

قیمت فی شمارہ -/10 روپے — قیمت سالانہ -/100 روپے